جنوری و اپریل نمبر ۹۰۸

وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ

عَنِ الْمُنكَرِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

اشاعت اسلام

اردو ترجمہ

اسلامک ریویو انگریزی مجریہ مسجد ووکنگ (انگلستان)

زیر ادارت

خواجہ کمال الدین مبلغ اسلام

درخواستہائے خریداری بنام منیجر اشاعت اسلام

عزیز منزل - لاہور

قیمت سالانہ للعہ ممالک غیر کیلئے صہ

www.aaiil.org

شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا
أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ اللَّهُ
بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَ
لِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ
وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي
فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ
فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ
أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ ۚ
هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ ۗ عَلِمَ اللَّهُ
أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَ
عَفَا عَنْكُمْ ۖ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا
كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ ۚ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ
لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۖ
ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ
وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ ۗ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ

قرآن اور جنگ قیمت ۸/

مصنفہ حضرت مولوی صدرالدین صاحب مبلغ جرمن مشن — حسب حالات جنگ یہ سلسلہ کتب کیا گیا ہے کہ قرآن کریم وہ شاندار صحیفہ ہے کہ جس میں صرف سب حال تعلیم ہے۔ بلکہ ہر ایک وقتی ضروریات کا علاج موجود ہے + قیمت ۸/

لندن میں جلسہ مولود النبی صلعم

اس کتاب میں اس جلسہ کی روئداد ہے جو سیسل ہوٹل میں ۱۹۱۷ء میں آنحضرت صلعم کی مقدس تقریب ولادت پر ہوا۔ اسمیں نامور نومسلم مسٹر محمد مارمیڈیوک پکتھال کی زبردست تقریر آنحضرت صلعم کے متعلق عظیم ہے۔ جو قابل رشک ہے +

دنیا کے مشہور شہدائے ثلاثہ

تفصیل مضامین: — دنیا کے مشہور شہدائے ثلاثہ — سقراط — مسیح — حسین — دنیا پر شہادت کا اثر — قیمت ۸/

حمائل شریف بلا ترجمہ

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید
حمائل شریف کا نمونہ سامنے ملاحظہ فرمائیں۔ یہ
حمائل شریف ۲۹×۲۲ کے ۳۲ صفحہ پر ہے۔
کاغذ سفید ولایتی ہے۔ جو ۲۰ صفحات پر
مشتمل ہے۔ اور مجلد ہے۔ ہدیہ عہ/ معہ محصولڈاک +

لمعات انوار محمدیہ

حضرت نبی کریم صلعم کے پاک حالات اور آپ کے خلق کا آئینہ حسن معاشرت کا تو لٹو علمی۔ ادبی۔ اخلاقی و اصلاحی مضامین کا دلنواز مجموعہ۔ آنحضرت صلعم کے مختلف شعبہائے زندگی کا نقش مرقع۔ جس میں بہت سے مشرقی و مغربی اہل قلم نے مضامین لکھے ہیں
بلا جلد ۶/ مجلد ۱۰/

اسلام

یعنی
ہمدردی بنی نوع انسان کا مذہب

مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب مترجم ترجمۃ القرآن انگریزی و اردو

تفصیل مضامین: — امن کا مذہب — اسلام کی امتیازی خصوصیات — اسلام ایک تاریخی مذہب ہے — اسلام سے بنیادی اصول — اسلام میں خدا کا تصور — الہام الٰہی — حیات ثانیہ — کیفیت بعد از موت — فرشتوں پر ایمان — ایمان کا اصل اصول — نماز — روزہ — حج — حقوق العباد — اخوت اسلامی — سخاوت +

تفسیر سورۃ فاتحہ قیمت ۴/

مصنفہ حضرت مولوی محمد علی صاحب مترجم ترجمۃ القرآن انگریزی
سورۃ فاتحہ کی نہایت ہی دلچسپ تفسیر ہے۔ ہر ایک مسلم کے گھر اسکی ایک کاپی ہونی ازبس ضروری ہے +

سیرت نبوی

یعنی آنحضرت صلعم کی زندگی کا مختصر خاکہ — آپ کے اخلاق فاضلہ کی سچی تصویر — قیمت مجلد ۵/

تصاویر نماز عیدین مسجد ووکنگ (انگلستان)

قیمت فی درجن ۱۰/

تصاویر نومسلمانان یورپ

قیمت فی درجن ۱۰/ — چار درجن مجلد قیمت ۲/

المشتہر منیجر مسلم بک سوسائٹی۔ عزیز منزل لاہور (پنجاب)

فہرست مضامین رسالہ اشاعت اسلام لاہور

جلد (۱۱) بابت ماہ اکتوبر ۱۹۲۵ء مطابق ربیع الاول ۱۳۴۴ھ نمبر (۱۰)

نمبر شمار	مضمون	مضمون نگار	نمبر صفحہ
۱	شذرات	از مترجم	۴۴۲
۲	ڈبلن (آئرلینڈ) کے ایک قابل جرنلسٹ کا اعلان اسلام	"	۴۴۲
۳	ٹینیسی (امریکہ) کا جنون مذہبی	"	۴۴۳
۴	مسیحیت اور انسان پرستی	"	۴۴۵
۵	شیطان اور فرشتہ	"	۴۴۷
۶	مسلم برادران کے غور کرنے کی ایک نہایت ہی اہم ضرورت	از حضرت خواجہ کمال الدین صاحب مبلغ اسلام	۴۴۹
۷	اسلام پر بعض اعتراضات (۱) جنگ	"	۴۵۷
	(۲) کثیر الازدواجی	"	۴۶۳
۸	مسلم کا نصب العین کیا ہونا چاہیئے	"	۴۶۹
	اخلاق و عمل	"	"
۹	جن اور حور	از سر عبد اللہ آرچیبالڈ ہملٹن (بارونٹ)	۴۷۵
۱۰	از افریقہ ترقی اسلام اور پادریان کی اضطراری	از ڈی ابزرور	۴۷۷
۱۱	جاوا میں اسلامی جدوجہد	از ایم - زی بن تاش	۴۷۹
۱۲	حصول علم آزادی رائے - ستیارتھ کی قرآن پر چند منتخب	"	۴۸۰
۱۳	ہمارا آئندہ نمبر	از منیجر رسالہ اشاعت اسلام	۴۸۶
۱۴	گوشوارہ آمد و خرچ ووکنگ مسلم مشن بابت ماہ اگست ۱۹۲۵ء	از آنریری فنانشل سیکرٹری ووکنگ مسلم مشن	۴۸۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اشاعت اسلام

جلد (۱۱) بابت ماہ اکتوبر ۱۹۲۵ء نمبر (۱۰)

شذرات

ڈبلن (آئرلینڈ) کے ایک قابل جرنلسٹ کا اعلان اسلام

ذیل میں ہم جناب جے - گن منرو - ایف - آر - جی ایس کا اعلان اسلام شائع کرتے ہیں جنہوں نے مسجد ووکنگ کی اسلامی تحریک کے ماتحت اسلام قبول کیا ہے - اس ماہ کے رسالہ کو آپ کے فوٹو سے مزین کیا جاتا ہے - جناب گن منرو صاحب بہت ہی قابل انسان ہیں - اور سب سے زیادہ مسرت انگیز بات یہ ہے - کہ آپ ایک قابل جرنلسٹ ہیں - ڈبلن میں چند ایک پہلے بھی مسلمان ہیں لیکن اب اس نومسلم کے ذریعہ انشاء اللہ بہت کچھ تحریک ہوگی - اور حضرت خواجہ کمال الدین صاحب نے ڈبلن میں خاص طور سے تحریک وتبلیغ شروع کردی ہے - اسکے علاوہ گذشتہ ماہ میں Miss Lottie Hillman Calodon Surrey نے بھی اعلان اسلام کیا +

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے قابل نومسلم ایڈیٹر کو اسلام کی حمایت میں زور قلم صرف کرنیکی توفیق دے آمین

اعلان اسلام

معزز برادران اسلام !

میں نہایت ہی خلوص دل سے اپنے قبول اسلام کا اعلان کرتا ہوں - جو میں نے

ماہ گذشتہ کی ۲۷ تاریخ کو کیا۔ ضمناً یہ کہنا بھی ضروری ہی کہ میں نے یہ اعتقادات سالہاسال اسلام اور عیسائیت کے اصولوں پر غور و تفکر سوچ بچار اور ہر دو کا بخوبی مطالعہ اور موازنہ کرنے کے بعد قبول کئے ہیں +

بحیثیت ایک مسلمان کے انشاء اللہ اب میرا فرض ہوگا۔ کہ اپنی زیست کے باقیماندہ اوقات کو سچے دین کی خدمت میں صرف کروں۔ اور مجھے اُمید ہے کہ جہاں تک مجھ سی ہو سکا بحیثیت ایک مصنف اور رسالجات کے ایڈیٹر ہونے کے اپنے نصب العین میں کوشاں رہونگا +

مجھے امید ہے کہ مَیں جلد ہی عرصۂ قلیل کے بعد انگلستان میں اپنا کام شروع کرونگا۔ اور میں نہایت مشکور ہونگا۔ اگر آپ ازراہِ عنایت کسی بات میں میری رہنمائی کریں +

آپ کا بھائی

جے۔ گن۔ منرو۔ ایف آر۔ جی۔ ایس

بنام امام مسجد ووکنگ انگلستان

میں لاری جیمز۔ گن۔ منرو۔ پسر جیمز ۵۴ پارسٹن روڈ۔ ڈبلن نہایت خلوص دل سی اور آزادی رائے سے اعلان کرتا ہوں۔ کہ میں نے دین اسلام اپنا مذہب قبول کیا۔ میں صرف اللہ تعالیٰ ہی کو اپنا معبود سمجھتا ہوں۔ اور میرا ایمان ہے۔ کہ محمدؐ رسول اللہ اس کے رسُول اور پیغمبر ہیں۔ اور میں تمام انبیاؑ کو ابراہیمؑ۔ موسیٰؑ۔ عیسیٰؑ وغیرھم سب کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ اور انشاء اللہ آیندہ ایک مسلمان کی زندگی بسر کرونگا +

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

جے۔ گن۔ منرو

ٹینیسی (امریکہ) کا مذہبی جنون

۲۵ جولائی ۱۹۲۵ء کا مہینہ مسیحی دنیا میں اس مقدمہ کی وجہ سی یادگار رہیگا۔ جو ڈسے ٹن (واقعہ ریاست ٹینیسی امریکہ)

کے ایک سرکاری سکول کے معلّم پر اس وجہ سے چلا گیا۔ کہ اس نے مسئلہ ارتقاء کی تعلیم اپنے شاگردوں کو دی تھی۔ اس مقدمہ کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ معلّم مذکور کو بیس پونڈ جرمانہ ہو گیا۔ جرم جو اس پر عائد کیا گیا تھا یہ ہے کہ اس نے ریاست کے ایک قانون کو توڑا ہے۔ جس کے رو سے ان سکولوں کے معلّمین کو جو سرکاری امداد پر چل رہے ہیں، ممانعت ہے۔ کہ وہ کسی ایسی بات کی تعلیم دیں جس سے انسانی پیدائش کے متعلق بائبل کے قصّہ کا انکار لازم آئے۔ یا کوئی ایسی بات طلباء کو پڑھائیں۔ جس سے یہ ثابت ہو۔ کہ انسان ادنیٰ قسم کے حیوانات سے پیدا ہوا ہے۔ کیا مسئلہ ارتقا کی تمام صورتیں بائبل کی کتاب پیدائش خلاف ہیں یا کسی ایک میں مخالفت پائی جاتی ہے؟ اور وہ کونسی صورت ہے؟ کیا امریکہ کی کسی ریاست کو قانوناً یہ حق پہنچتا ہے۔ کہ وہ کسی ایسی تعلیم سے روک دے۔ جو ریاست کی مجلس وضع قوانین کے نزدیک بائبل کے کسی فقرہ کے لفظی معنوں کے خلاف ہو؟

ان دونوں سوالات پر دوران مقدمہ میں بحث کی گئی۔ ملزم کی طرف سے یہ اپیل کی گئی۔ کہ بائبل کے بہت سے ترجمے موجود ہیں۔ اور کہ امریکہ کے پانچسو گرجے اور مسیحی فرقے بائبل کے بعض فقرات کے معنے کرنے میں ایکدوسرے سے اختلاف رکھتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے سوال کیا۔ کہ قانون شکنی سے بچنے کیلئے ایک معلّم کو کونسا ترجمہ قبول کرنا چاہئے۔

یہ اس مقدمہ کے حالات ہیں۔ جو ابھی حال ہی میں ہوا ہے لیکن سائنس اور مسیحیت میں معرکہ آرائی یورپ کی تاریخ تہذیب کو مطالعہ کرنیوالوں کے لئے کوئی نئی بات نہیں۔ ان مظالم کی تفصیل کس کو معلوم نہیں جو گلیلو پر توڑے گئے۔ یہی وجہ ہے کہ ٹینیسی کے مقدمہ کو تعجب اور حیرانی کی نظروں سے نہیں دیکھا گیا۔ تاہم ایک چیز ایسی ہے جو ہر اس شخص کی توجہ کو بھی جذب کئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ جسے اتفاقاً ایسی باتوں کے مطالعہ کا موقعہ ملتا ہے۔ اور وہ مسیحی تعلیمات

کا وہ رد یہ ہے جسکی وجہ سے جب کبھی اور جہاں کہیں اسے اپنا زور اور اثر دکھانے کا موقعہ میسر آیا ہے علم اور سائنس کی مخالفت کیے بغیر وہ نہیں رہ سکی - یوروپین لوگ جب تک سچے عیسائی رہے علم و سائنس کے میدان میں کوئی ترقی نہ کر سکے - ازمنہ توسطے کے مسلمانوں اور عیسائیوں میں یورپ کے اندر ایکدوسرے کے ساتھ رہتے ہوئے ایک کھلا اور بین فرق نظر آتا ہے - اول الذکر علم و سائنس کے مربّی ہیں - اور مؤخر الذکر جہالت اور ناقابل عمل معتقدات یعنی سچی مسیحیت کے علمبردار - ان صریح واقعات کے ہوتے ہوئے ہمارے عیسائی دوستوں کا یہ دعوے کس قدر رتا واجب ہے - کہ تمام موجودہ ترقیات خواہ وہ دماغی ہوں یا مادی ان مسیحی تعلیمات کا نتیجہ ہیں جو بائبل کے اندر پائی جاتی ہیں - نیتشی کا مقدمہ اور کلیسیا کی گذشتہ تاریخ اس دعوے کی کھلی تردید ہے - جسقدر جلد وہ "یوروپین" اور "مسیحی" - فرق کو سمجھینگے - اتنا ہی ان کے لئے بہتر ہوگا - کیونکہ موجودہ دماغی ترقیات کسی مسیحی دماغ کا نتیجہ نہیں - بلکہ یوروپین دماغ کا اثر ہیں - بہر حال ہمارے مسیحی دوست خواہ کچھ کہیں ایک بات نہایت بین طور پر ظاہر ہے - اور وہ بائبل کی تعلیمات کی حالات زمانہ سے عدم مطابقت اور ان کا پرانے زمانہ کے مناسب حال اور غیر مکمّل ہوتا ہے ❊

مسیحیت اور نشانات پرستی کہ نشان پرستی کا زمانہ انسانی دل و دماغ کے بچپن کا زمانہ تھا - اس زمانہ میں بقول جناب کرشن بت اور تصویریں سے گڑیوں کا کام لیا جاتا تھا - بچے گڑیوں کے ساتھ کھیلتے اور ان سے وہ سب کچھ سیکھتے تھے - جو بڑی عمر کیلئے سیکھنا ضروری ہوتا تھا - انسان اپنی عقل و احساس کے بچپن کے زمانہ میں آسمانی صداقتوں کو نظری صورتوں میں سمجھنے کے قطعاً ناقابل ہوتا ہے - اسے گڑیوں کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ تصویروں اور نشانات سے کام لیتا ہے - لیکن اس بچپن کی عمر سے ہم

گذر آئے ہیں۔ بلکہ جناب کرشن کے زمانہ میں بھی اس عمر سے ہم گذر چکے تھے اب ہم ان ایام میں ہیں۔ جبکہ علم وفضل کی روشنی دُنیا پر طاری ہے۔ اور یہ ایسا ہی ہے۔ جیسے لندن کی گلیوں اور بازاروں میں سے ہم گذرتے ہیں اور ہمارے دل کی آنکھ ظاہری آنکھوں کے لئے عینک کا کام دیتی ہے ہم بعض ایسی ایسی چیزوں کو دیکھتے اور محسوس کرتے ہیں۔ جو ہماری عقل و احساس کی حدود سے باہر تھیں۔ ان چیزوں کی ہستی کو معلوم کرنے اور ان پر ایمان لانے کے بعد ہم صحیفۂ قدرت کے اندر تحقیق و تفتیش شروع کردیتے ہیں۔۔ اور موجودہ سائنس کی مختلف ترقیات اور کامیابیوں کیلئے اور بھی اضافہ کا موجب ہوتے ہیں۔ کیا ایسی ہی تحقیق وتدقیق ہم علم دین اور آسمانی صداقتوں کے اندر نہیں کرسکتے؟ ایسا کرنا کوئی امر نہیں آپ نشان پرستی کی تائید میں جو جی چاہے کہیں۔ لیکن ایک مسلمان کی وہ حالت جب وہ نماز پڑھ رہا ہو یا ذکر اذکار میں مشغول ہو۔ ان بیوقت باتوں کے قطعاً منافی ہے۔ ایک مسلمان مختلف حالات میں سے گذرتے ہوئے اپنے دل کو ان تمام باتوں سے علیحدہ کرلیتا ہے۔ جو یادِ خدا سے اُسے روکنے والی ہوں۔ اُسے کسی بپتسمہ وغیرہ کی ضرورت نہیں نہ ہی اعشائے ربانی کی رسم کبھی ان لوگوں کے اخلاق کو اعجازی طور پر بدلنے کا موجب ہوئی ہے۔ جنہوں نے اُسے اپنا مسلک اور دستور العمل قرار دے رکھا ہے۔ واقعات آخر واقعات ہیں۔ جو کسی صورت میں بدل نہیں سکتے۔ ایک مسلمان اپنی تمام خواہشات اور جذبات پر ایک موت وارد کرلیتا ہے۔ تمام دُنیوی مسرتوں اور دُکھوں۔ خواہشات اور حرص و لالچ سے وہ اپنے آپ کو بلند کرلیتا ہے۔ تمام دوسری ترغیبات سے اُسے دل کو موڑ کر وہ محض خدا کی یاد میں اپنے آپ کو لگا دیتا ہے۔ اُس وقت آسمان سے ایک روشنی نازل ہوتی ہے۔ جو اس کے دل پر اپنا قبضہ جما لیتی

اور خداوند کا تختگاہ بنا دیتی ہے۔ انسانی دل کے اندر جسقدر بت ہیں۔ ان سب کو وہاں سے نکال دیا جاتا ہے۔ اور وہ خداوند تعالیٰ کا مندر بن جاتا ہے اس وقت خود وہ انسان آلٰہی روشنی کا کام دیتا ہے۔ اور خدا کا جلوہ اپنے اندر دکھاتا ہے۔ وہی اس وقت اللہ تعالیٰ کا سچا مظہر ہوتا ہے۔

یہاں ہم مسیحیت اور اسلام میں کوئی ایسا مقابلہ کرنا نہیں چاہتے جو ان دونوں مذاہب میں منافرت کا موجب ہو۔ ہمیں دونوں مذاہب کی خوبیوں اور برائیوں پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں۔ نشان پرستی اب یقینی طور پر تنزل کی حالت میں ہے۔ معقول پسند انسان اس سے ہرگز اثر پذیر نہیں ہوسکتا۔ ایک عامہ دل و دماغ کو بھی متاثر کرنے کے لئے اُسے ایک نہ ایک بُنیاد کی ضرورت ہے۔ اور یہ بنیاد جہالت اور کم عقلی اور سمجھدار لوگوں کے اندر بعض غیر معقول عادات کی شکل میں پیدا ہو جاتی ہے۔ دور جدید کا اثر مسیحی کلیسیا کو بہت سی ایسی باتوں سے آزاد کرنے کے درپے ہے۔ جو توہمات کا نتیجہ ہیں۔ کیا جدت پسند حضرات مذکورہ بالا خیالات و معتقدات پر بھی غور و فکر کرنے کی کوشش کرینگے؟

فرشتہ اور شیطان ہر چیز ہمارے سامنے آتی ہے۔ اس سے متضاد جذبات ہمارے اندر پیدا ہوتے ہیں۔ بعض وقت ہمارے اندر نیکی یا بدی کی تحریک ایسے ذرائع سے پیدا ہوتی ہے۔ جو ہمیں نظر بھی نہیں آتے۔ ان ذرائع کو قرآنی اصطلاح میں "فرشتہ" یا "شیطان" کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ وہ کوئی انفرادی ہستیاں ہوں یا نہ ہوں (یہ ایک وسیع مضمون ہے۔ اور اس مقصد سے اسے کوئی تعلق نہیں۔ جس پر غور کرنا یہاں ہمارے پیش نظر ہے) لیکن جو کچھ بھی ہیں۔ وہ حقائق کا رنگ رکھتی ہیں۔ آگ کیلئے ضروری

ہے ۔کہ وہ اپنی جلانے کی خاصیت کو کام میں لائے ۔ وہ ہمارے لئے کھانا پکانے کا کام دے ۔ یا شدید سردیوں کے اندر ہمیں گرم کرنے کا موجب ہو ۔ یا ایک شہر کے شہر کو اپنے خوفناک شعلوں سے جلا کر خاکستر کر دے ۔ اور اس طرح سے دکھ اور تباہی کا موجب ہو ۔ یہ دونوں قسم کے حالات انسان پر آتے ہیں ۔ ایسا ہی نیکی کی رغبت اور بدی کی طرف میلان بھی اس کو ہر وقت گھیرے ہوئے ہے ۔ فرشتہ اور شیطان دونوں اس کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں ۔ لیکن یہ اسکی اپنی سمجھ اور عقل پر موقوف ہے ۔ اسکی اپنی تربیت کا نتیجہ ہے ۔ اس کے اپنے قویٰ کو نیک یا بد رستہ پر لگانے کا اثر ہے ۔ کہ وہ فرشتہ کا کہا مانے یا شیطان کا ۔ ہر ایک چیز اپنے ایک خاص معیار پر کسی عمل نتیجہ کو پیدا کرتی ہے ۔ لیکن ہمارا اُبرا اور بے موقع استعمال اور غلط طریق سے کام لینا جو زیادہ تر جہالت کا نتیجہ ہوتا ہے ۔ بُرائی کا موجب ہو جاتا ہے ۔ گناہ ہماری فطرت کے اندر نہیں ۔ نہ ہی خدا تعالےٰ کے کاموں میں بدی کا کوئی اثر ہے ۔ کیونکہ وہ تمام بدیوں اور بُرائیوں سے منزہ اور تمام خوبیوں اور نیکیوں کا جامع ہے ۔ یہ محض ہمارا اپنا طریق عمل ہمارا اپنا پیدا کردہ اثر اور نتیجہ اور اپنی کوششوں کا پھل ہے ۔ کہ ہم پر کوئی بدی اور تکلیف وارد ہوتی ہے ۔ بُری تحریکات اور گردوپیش کے بُرے حالات ہماری پاکیزگی اور حسن تربیت کو تکمیل تک پہنچانے کا باعث ہوتے ہیں ۔ ان کا کوئی تسلط ان لوگوں پر نہیں ہوتا ۔ جو اپنی عقل و سمجھ کو خدا تعالیٰ کی مرضی کے ماتحت کر دیتے ہیں ۔ اور اسکے نیک اور راستباز بندے ہیں[لے] ۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہمیں اس قابل بنا دیتی ہے ۔ کہ ان بدیوں کا پورے طور پر مقابلہ کریں ۔ جو ہمارے گردوپیش حائل ہیں +

لے ان عبادی لیس لک علیھم سلطن (الحجر۱۵: ۴۲) +

مسلم برادران کے غور کرنے کی ایک نہایت ہی اہم ضرورت

پادری ڈاکٹر ذویمر مشہور دشمن اسلام نے یہاں کے ایک ہفتہ وار اخبار سنڈے ایمز در کے نمائندہ سے گفتگو کرتے ہوئے ذیل کے الفاظ کہے۔ یہ گفتگو اسلام کے مستقبل کے متعلق تھی۔ اس کا کچھ حصہ ہندوستانی اخباروں میں چھپ چکا ہے:-

"مسیحی دنیا اور عالم اسلام ایکدوسرے کے بالمقابل رُو در رُو آگئی ہے وہ دن گئے جب خفیہ کارروائیوں سے کام چلتا تھا۔ مسلمان بھی جانتے ہیں۔ اور ہم بھی سمجھتے ہیں۔ کہ اسلام اور عیسائیت میں دنیا کے متعلق فیصلہ کرنے کا وقت آگیا ہے۔ مسلمان اپنی سیاسی طاقت تو کھو بیٹھے اب وہ اپنے ذہنی اور روحانی اسباب کو مضبوط کرنے کی فکر میں ہیں بھاری سوال یہ ہے۔ کہ کیا قرآن علمی تنقید کے نیچے آسکتا ہے۔ اور کیا اُنکے نبی کے اخلاق کی حمایت مسیحی اخلاق کی روشنی میں ہوسکتی ہے" +

پادری موصوف نے بعض باتیں تو سچی کہی ہیں۔ پرانی کھیل تو واقعی ختم ہوگئی جب نوعمر بچے خفیہ طریق پر والدینوں سے جدا کئے جاتے تھے۔ اور انہیں عیسائی بنانے کے لئے دور دراز مشن کیمپوں میں بھیجدیا جاتا تھا۔ روپیہ پیسے اور دیگر لالچوں سے عیسائی تعداد کو بڑھایا جاتا تھا۔ مسلمان آخر اس کھیل کو سمجھ گئے۔ لیکن جس بات نے اس دشمن اسلام کو گھبرا دیا ہے۔ وہ کچھ اور ہے۔ اہل مغرب اب محاسن اسلام کی طرف متوجہ ہورہے ہیں۔ وہ اب سمجھنے لگ گئے ہیں۔ کہ پادری پروپاگنڈا اُنہیں اسلام اور شارع اسلام کے متعلق آج تک دھوکا دیتا رہا۔ مجھے عموماً ایسی چھٹیاں آتی رہتی ہیں۔ جن سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے۔ چنانچہ اس تحریر

کے وقت بھی ایک معزز خاتون کی چٹھی ہیں میں نے ذیل کے الفاظ پڑھے
" آپ کے بھیجے ہوئے کاغذ میں سے نہایت احتیاط سے پڑھے
ان میں میرے غور و فکر کے لئے بہت سی باتیں ہیں سنے الواقعہ مجھے اور
میری طرح بہت سے لوگوں کو یہاں قرآن اور اسلام کے متعلق بہت غلط
اطلاع ملی ہے - قرآن سنے الواقع نہایت اعلےٰ کتاب ہوگی - اور
اسکی تعلیمات ضرور ربانی ہیں - میں آپ کے مرسلہ کاغذات اپنے پاس رکھتی
ہوں - اور انہیں دوسروں کو بھی دکھلاؤں گی "

تیرہ سال ہوئے جب میں اولاً یہاں آیا - میری پہلی غرض تو یہی ہے
کہ اسلام کے متعلق یہاں کے نکتہ خیال کا مطالعہ کیا جاوے - بہت
تھوڑے ہی عرصہ میں میں نے حقیقت حال کو سمجھ لیا - یہ امر تو کوئی
تعجب خیز نہیں - کہ ایک غیر قوم دوسروں کے معتقدات کو صحیح طور پر
نہ سمجھ سکے - یا ان کے متعلق غلط رائے قائم کرلے - یہ ایک طبعی امر ہے
لیکن ظلم تو یہ ہے - کہ ہمارے حالات کو ارادتاً غلط طور پر بیان کیا گیا اس
ناواقفی اور جہالت کا تو اب بھی کوئی ٹھکانہ ہی نہیں - جو اسلام کے
متعلق مغرب میں موجود تھی یا ہے - جو کچھ ان لوگوں کا علم ہمارے متعلق ہے
وہ سب مخدوش ذرائع سے یہاں پہنچا - وہ ہمارے متعلق ایسی باتیں جانتے
ہیں جن کا ہمیں تو علم نہیں - اور نہ وہ ہم میں موجود ہے - وہ اسلام کے متعلق وہ باتیں
بتلاتے ہیں جن کا نام و نشان ہماری کتابوں میں نہیں حق تو یہ ہے - کہ ان پادریوں کا دماغ
اس امر میں نہایت ہی سرسبز واقع ہوا ہے جہاں وہ صحیح واقعات کو مسخ کردہ صورت میں
بیان نہیں کرسکتے - وہاں جھوٹے قصے بیان کردیتے ہیں - یہ شاید اٹھارویں
صدی کا آغاز تھا جبکہ اسلام کو بدنما رنگوں میں پیش کرنے کی تجاویز مغرب میں شروع
ہوگئیں - اور آخری صدی کے نصف حصہ تک ان تجاویز پر بڑی شدومد کے ساتھ برابر
عمل ہوتا رہا - اس مبہم غلط بیانی سے مذہبی اغراض اسقدر وابستہ نہ تھیں جسقدر سیاسی اغراض

ان لوگوں کے سامنے تھیں ۔ ہاں پادری لوگ حسب معمول ان اغراض کے حصول کا آلہ بنائے گئے یہ گروہ غیر مسیحی لوگوں کو مسیح کے جوے تلے لاتے کے لئے ایسے مامور نہیں ہوئے جس قدر وہ انہیں مسیحی حکومتوں تلے لاتے میں مستعد ہوتے ہیں جہاں جاؤ فرقہ پوادر سیاسی اغراض کے پورا کرنے میں ایک جزو ملحق ہے وہ اغراض بھی بہت حد تک پوری ہوگئیں ۔ اور دنیا کا نقشہ بھی بدل گیا +

اب چند سال سے ان میں ایک تازہ حرکت شروع ہوگئی ہے ۔ پھر وہی غلط بیانی کی کھیل آموجود ہوئی ہے ۔ لیکن اب کے ایک اور غرض بھی سامنے ہے +

میرے ابتدائی تین چار سالوں کی رہائش انگلستان نے مجھے یہ سمجھایا کہ اس دُنیا کو مذہبی صداقت پر کھڑا کرنا اتنا مشکل نہ ہوگا ۔ اگر ہم جناب ختمیت مآب صلعم کی سیرت اور اخلاق قرانی کا صحیح نقشہ مغربی پبلک کے سامنے رکھ دیں ۔ میرا یہ قیاس صحیح نکلا اور آئندہ چند سالوں کے کام نے مجھے اس رائے میں اور مضبوط کر دیا انگریز گھر سے باہر اپنے مقبوضات اور ملحقہ آبادیوں میں خواہ کسی اخلاق وچلن کے واقع ہوئے ہوں ۔ مگر اپنے ملک میں ان کا طریق عمل عموماً صحیح اور منصفانہ ہوتا ہے ۔ اگر ان پر اپنی غلطی واضح کھلجائے تو اسکی اصلاح کر لیتے ہیں ۔ ہماری گذشتہ کامیابی اس کا ایک ثبوت ہے +

اس کامیابی سے میری مراد یہاں کے نومسلموں کی تعداد نہیں ۔ اور اس معاملہ میں بھی اللہ تعالیٰ کے احسانوں کے اظہار کیلئے میرے پاس کافی الفاظ نہیں ہمیں خدا نے جو کامیابی دی ۔ وہ ان یوادر کو دنیا کے کسی حصہ میں کبھی نصیب ہوئی لیکن ہماری اصلی کامیابی یہی ہے کہ اسلام کے متعلق جو دروغ بیانی یہاں ہورہی تھی ۔ وہ اہل مغرب کو نظر آنے لگی یہ لوگ ہماری پیش کردہ تعلیم اسلام میں ایک ایسا مذہب دیکھنے لگے جو صاف سادہ اور اپنے اندر عملی خوبیاں رکھنے کے علاوہ ان تحکمانہ عقاید مسیحیت سے بھی پاک صاف تھا جنکی تسلیم کرنے میں عقل و دانش کی بیعزتی ہوتی ہے اسلام اسلئے بھی اہل مغرب کو مرغوب ہورہا ہے ۔ کہ ایکطرف تو اسلام انسان کی روزانہ عملی زندگی کے متعلق سبق دیتا ہے دوسری طرف اسکی تعلیم انسان کو اسی دنیا میں رکھ کر گھر کی چار دیواری سے علیین تک پہنچا دیتی ہے ۔ اسلام کے قبول کرنے میں وہ عقل و مذہبی معتقدات میں کوئی مغائرت نہیں دیکھتے ۔ وہ اللہ کی صفات میں اس ذات پاک کو دیکھتے ہیں جس کا ظہور کائنات کے ذرے ذرے میں ہورہا ہے انہیں قرآن میں خدا سے آئے ہوئے وہ الفاظ نظر آئے جن کی تصدیق اس کے فعل یعنی کائنات میں ہورہی ہے ۔ اسلام میں انہیں وہ مذہب نظر آتا ہے جو سائنس کے ساتھ متصادم نہیں ہوتا ۔ ایسا ہی اسلامک ریویو اور ہمارے دوسرے لٹریچر کو دیکھ کر

انہیں آنحضرت صلعم کے متعلق اپنی رائے بدلنی پڑی خیثیت مآبؐ کی تصویر میں انہیں وہ شخصیت اب نظر آئی۔ جس نے ان تمام محامد و محاسن کو بدرجہ اتم ظاہر کردیا۔ جو فطرت انسان میں ودیعت شدہ تھے۔ اور یہ امور انہیں خالی خولی الفاظ یا سرمن یا خطبات کے رنگ میں نظر نہ آئے بلکہ ان باتوں کو انہوں نے آنحضرت صلعم کی سیرت شمائل اور افعال میں پایا۔ اس کامیابی پر ہم خدا کے آگے سجدات شکر ادا کرتے ہیں۔ دراصل یہی امور دنیا میں قائم کرنے کی کوشش ہونی چاہئے۔ اور باقی باتیں تو چند دن کا کھیل ہیں۔ میں اپنے کل مسلم بھائیوں کی خدمت میں یہی عرض کرتا ہوں۔ کہ ختمیت مآبؐ کے صحیح خط و خال کو اور قرآنی اخلاق کی صحیح تصویر کو دنیا تک پہنچا دو تو آسانی سے تم لکھوکھا دلوں کے مالک ہو جاؤ گے۔ اور یدخلون فی دین اللہ افواجا کا رنگ پھر نظر آنے لگجائیگا۔ چند سال ہوئے ہماری طرف سے قریباً دو صد احادیث کا انگریزی ترجمہ یہاں شائع ہوا۔ تسخیر قلوب میں جو ان چند ورقوں نے جادو کا اثر کیا ان کا عشر عشیر بھی تو کسی کے ہزار ہا لیکچروں اور خطبوں میں نظر نہ آیا۔ ان تمام باتوں کا اثر خود پادری حلقے تک جا پڑا۔ چنانچہ انہیں یہ جرأت تو نہ ہوئی۔ کہ وہ ہماری پیش کردہ شمائل اسلام و سیرت شارع اسلام پر کسی قسم کی خوردہ گیری کرتے۔ اور وہ کرتے ہی کیا۔ وہ تو ہر عیب سے پاک تھے۔ یہ باتیں انہیں کھا گئیں۔ اور انکے دلوں میں بیٹھ گئیں۔ انہیں نظر آگیا کہ اب ان کا دام نہ چلیگا۔ لہٰذا انہوں نے ایک نئی کھیل شروع کردی۔ انہوں نے اپنی تجارت (مذہب) کے زندہ رکھنے کے لئے نیا اشتہار تجویز کیا۔ ہمارے خلاف "نیا اسلام اور نیا محمدؐ" کا شور انہوں نے اٹھانا شروع کیا۔ لیکن میرے نزدیک ہمارے کام کی داد اس سے زیادہ ہو نہیں سکتی۔ میں ان کے اس نئے حملہ کو اپنے کام کی حقیقی تعریف سمجھتا ہوں۔ اور اسے اپنے لئے ایک جرأت افزا تحریک خیال کرتا ہوں +

اسلام و حضرت محمد صلعم کی اصلی تصویر سے دنیا ناواقف تھی۔ اور جو اہل مغرب نے دیکھا یا سنا تھا۔ وہ لائبل نویسوں کی قلم کی بخیہ کاری تھی۔ جوں ہی اسلام و بانی اسلام کے چہرے سے بدنما حجاب دور کیئے جانے کی کوشش ہوئی آنکھیں چندھیانے لگ گئیں۔ اور جن بعض نگاہوں نے کچھ دیکھ لیا۔ وہ حلقہ بگوش ہو گئے۔ ہم سے اگر پوچھو تو یہ ایک راز ہماری کامیابی کا ہے۔ دشمن بھی تاک میں تھا۔ اسے بھی آخر یہی ایک بات سوجھی۔ چنانچہ فروری ۱۹۲۵ء

ہیں پادری نیش نے یہاں کے عمائد مسیحیت کی ایما پر ایک کتاب شائع کی۔ اس کا نام "انقلاب فی عالم الاسلام" ہے۔ اس کے صفحے ۷۸ پر میں ذیل کے الفاظ پاتا ہوں:۔

"ہندوستان میں علیگڈھ نے اور انگلستان میں ووکنگ نے ایک نیا استعذاری علم کلام پیدا کیا ہے۔ ہمارے خداوند کے اخلاق کو عمداً بدنما کر کے دکھلایا جاتا ہے۔ اور بالمقابل محمد کی تصویر کو ایسے خوبصورت رنگوں میں پیش کیا جاتا ہے۔ کہ جس پر ساتویں صدی کے اہل عرب بھی حیران ہو جائیں۔ ووکنگ اس کوشش میں ہے کہ محمد کو دنیا کیلئے اُسوہ بنا کر پیش کرے۔ اور اسکی تصویر میں دنیا کو سیرت و اخلاق کا بلند ترین نصب العین نظر آئے۔ لیکن اس نئے محمد کو جن رنگوں میں رنگ کر کے پیش کیا جا رہا ہے وہ تو مسیحی صندوق مصوری کے رنگ ہیں"+ یعنے یہ کُل کی کُل باتیں جو سرور کائنات کے متعلق لکھتے ہیں۔ وہ عیسائی اخلاق کی کتابوں سے ہمنے سرقہ کی ہیں۔ اس قسم کی تحریریں مختلف شکلوں میں نکل رہی ہیں +

ایک اور شخص ڈاکٹر ڈبلیو سٹنٹن نام ہے جس کو وہم ہو گیا ہے۔ کہ اس کے مختصر قیام ہندوستان نے اس کو ایک گونا نہ صرف ہندوستان کے متعلق بلکہ اسلامی معاملات مذاہبی میں مشاراً علیہ بننے کا حق دیدیا ہے۔ اس نے بھی ایک عیسائی اخبار میں گھبرا کر یہ لکھدیا ہے کہ "جو اسلام ووکنگ سے تبلیغ ہوتا ہے وہ نہ اس نے کبھی دیکھا نہ سُنا"۔

بات تو سچ کہتا ہے۔ اس سے پہلے وہ اسلام کی اصلی شکل سے واقف ہی نہ تھا۔ اس نے مستعار اور رنگین عینک سے اسلام کا مطالعہ کیا تھا اور مطالعہ سے پہلے یہ ارادہ کر لیا تھا۔ کہ اسلام پر حربہ کرنے کے لئے وہ کس طرح تیار ہو سکتا ہے۔ یہ ہی شخص ہے جو ہندوستان میں پادری وائٹ بریخٹ کے نام سے مشہور ہے۔ ووکنگ کی تصویر اسلام پر وہ کیا کہہ سکتا تھا۔ وہ تو اُسے کھا گئی۔ ہاں اپنے ہمنواؤں کے ساتھ اسکی لب پر بھی عالم یاس میں یہی فقرہ آیا۔

"ووکنگ میں جدید اسلام"

میں خیال کرتا ہوں کہ دشمن ہمارے مقابل جی ہار بیٹھا۔ کیونکہ جو ہم لکھتے ہیں۔ اس سے نہ صرف ان کے کذب کی قلعی کھلتی ہے۔ اور ان کی پُرانی محنت پر پانی پھرتا ہے۔ بلکہ وہ اُن کے دلوں پر اس قدر گہرا اثر کر رہی ہے۔ کہ وہ اور تو کچھ نہیں کہتے نہ کہہ سکتے ہیں۔ ہاں اسے مستعار

سمجھ رہے ہیں۔ بہتیرے جس لباس میں آنحضرت صلعم اب یہاں جلوہ گر ہو رہے ہیں۔ اس کی دلربائی پر تو حرف نہیں لاتے۔ ہاں اسے مانگے ہوئے کپڑے بیان کرتے ہیں +

اس سے صاف یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ہمنے ایک طرح مشکل پیش آمدہ کا حل پیدا کرلیا۔ ہمیں وہ کنجی مل گئی جس سے اسلام و شارع اسلام کی خوبصورتی کے دیکھنے کیلئے مقفل قلب مغرب کھل سکتا ہے۔ اب ہمارے ذمہ یہ امر ہے کہ ہم مستند حوالجات کے ساتھ اپنی پیش کردہ تصویر اسلام و شارع اسلام کو مبرہن کردیں۔ ہم دکھلادیں کہ دنیا کی حقیقی اُسوۂ کی تصویر جو ہمارے لٹریچر میں نظر آتی ہے۔ اس کے رنگ قرآن سے اور ان کتب حدیث سے لئے گئے ہیں۔ کہ جن کی صحت کا پایہ انجیل۔ توریت کو خواب میں بھی نصیب نہیں ہوسکتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ میرا آئندہ کا کام بھی ہونا چاہیئے۔ چنانچہ میں نے ایک کتاب لکھنی شروع کردی ہے جسکا نام

"اُسوۂ انبیاءؑ"

ہوگا۔ اس کا نام اسکے موضوع کی تشریح ہے۔ اسمیں آنحضرت صلعم کے متعلق جو کچھ لکھا جائیگا وہ قرآن کریم یا بخاری شریف یا دیگر کتب حدیث کے حوالہ سے ہوگا۔ آپ کے خلق کو آپ کے افعال سے روشن کیا جائیگا۔ وعظ کرلینا یا پند و نصائح کے رنگ میں کوئی خطبہ پڑھ دینا تو ہر ایک کرسکتا ہے لیکن ان پر عمل پیرا ہونا ہر ایک کا کام نہیں۔ جناب مسیحؑ نے بھی ایک پہاڑی کے کونے پر کھڑے ہوکر کچھ کہدیا تھا لیکن ان کی زندگی میں ان کے مواعظ نے عمل کی شکل اختیار نہ کی۔ اگر خدا کو منظور ہوا تو یہ کتاب اکتوبر مہینے کے اخیر تک شائع ہوجائیگی۔ اس قسم کی کتابیں جتنی بھی نکلیں تھوڑی ہیں۔ اس سے نہ صرف مغربی لوگوں کو اپنے غلط خیال کی اصلاح کا موقعہ ملیگا۔ بلکہ بہت سے مسلمان بھائی بھی اس سے مستفید ہوں گے۔ اور یہ زمانہ نہ تو کچھ ایسا واقع ہوا ہے۔ کہ اگر کچھ ہوسکتا ہے تو وہ تحریر کے ذریعہ ہی ہوسکتا ہے۔ یہ کتاب بہت ضخیم نہ ہوگی۔ نہ اس میں لفظ آرائی ہوگی۔

ما قل ودل کے اصول پر لکھی جائیگی۔ پھر بھی دو سو صفحے سے کیا کم ہوگی۔ اس کی جلد بھی خوبصورت ہوگی۔ میں نے مطبع والوں سے حساب کیا ہے۔ اس کی فی کاپی دو شلنگ خرچ آئینگے۔ لیکن میری دلی خواہش ہے۔ کہ یہ کتاب برائے نام قیمت پر بکے یا مفت تقسیم ہو۔ یہ امر تو ہی ہوسکتا ہے۔ اگر مسلمان بھائی اس کام میں میرا ہاتھ بٹائیں +

اس کتاب کے علاوہ میں دو اور کتابیں بھی شائع کرنے کا ارادہ کرتا ہوں ایک تو احادیث شریف کا انگریزی ترجمہ ہوگا جسمیں پانصد حدیثیں ہونگی۔ اور دوسری کتاب "اخلاق قرآنیہ" پر ہوگی۔ اگر ایک انسان اپنی کل کی کل زندگی اس کام میں خرچ کردے تو تو بھی تھوڑا ہے۔ لیکن میرے نزدیک ان تین کتابوں کی اشد ضرورت ہے۔ اور میں برادران اسلام سے معاونت کی اپیل کرتا ہوں۔ ہمارے کل کاروبار کبھی تجارتی اصول پر نہیں ہوتے کتابوں کی اشاعت میں صرف اسی قدر خیال ہوتا ہے کہ اصل لاگت وصول ہوجائے اور پھر باقی مفت یا برائے نام قیمت پر تقسیم ہو۔ کتاب ینابیع المسیحیت جس نے یہاں بھی کفر توڑ کام کیا۔ اسی اصول پر شائع ہورہی ہے۔ جو اسے پڑھتا ہے عیسائیت کی طرف سے عموماً متزلزل ہوتا ہے۔ اس کا پہلا ایڈیشن اگرچہ ابھی ایکسال ہی ہوا ختم ہونے پر ہے۔ اور دوسرے ایڈیشن کا فکر ہورہا ہے۔ لہذا میں اس کام کیلئے فہرست چندہ کھولتا ہوں۔ اور اُسے "امداد بغرض اشاعت ادبیات اسلامیہ فی بلاد الغربیہ" کے نام سے موسوم کرتا ہوں۔ تھوڑی تھوڑی امداد سے بہت کچھ ہوسکتا ہے۔ اگر کوئی مسلم بھائی ایک دو تین روپیہ کی مختصر رقم سے ہمیں مدد دے تو دو ایک کتابیں مفت تقسیم ہوجائینگی میں اس فہرست کو اپنے مختصر چندہ مبلغ پانچ پونڈ (ستر روپیہ) سے شروع کرتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ دو کتابیں یعنے اسوہ انبیاء اور ترجمہ احادیث تو اس سال کے اخیر تک شائع ہوجائیں۔ پہلا ترجمہ احادیث کوئی گیارہ سال ہوئے

جب ہمنے نکالا - اسکی پہلی ایڈیشن کے اخراجات مرحوم نواب حاکم الدولہ صاحب (حیدرآباد دکن) کی بیگم صاحبہ نے عطا کئے - اس کے دو ایڈیشن نکل کر ختم ہو چکے ہیں - دس ہزار سے اوپر کاپی میں یہ کتاب نکل چکی ہے - اب کے جو ترجمہ نکلے اس میں ایک تو پانصد حدیث ہوگی - دوسرا اسکی شکل اور جلد بھی اعلےٰ ہوگی - یہ کتاب دراصل آنحضرت صلعم کے قلب مطہر کے مطالعہ کے لئے ایک کھڑکی کھول دیتی ہے جس سے آپ کا جمال معنوی وصوری کچھ ایسی دلربا شکل میں نظر آنے لگتا ہے - کہ انسان اپنے آپ کو قربان کر دینے پر تیار ہو جاتا ہے - یہی وہ چیز ہے - جس سے ذومیر اینڈ کمپنی کی دکان اور ایسا ہی اس قبیل کی دوسری دکانوں کا دیوالہ نکل جائیگا - جو اس پادری نے اخلاق نبوی کے متعلق مذکورہ بالا الفاظ تعریض وطنز کے لکھے ہیں - اس کا جواب انشاء اللہ اکتوبر کے اسلامک ریویو میں دیدیا جائیگا +

پتہ مسجد ووکنگ انگلستان
۸ - اگست ۱۹۲۵ء

خواجہ کمال الدین مبلغ اسلام

رقم معاونت اگر تو براہِ راست پوسٹل آرڈر اور چک کے ذریعہ آئے تو اچھی ہے ورنہ ہندوستانی بھائی اپنی رقوم سکرٹری مسلم مشن ووکنگ عزیز منزل لاہور کے نام بھیجدیں - اور وہ یہاں بھیج دینگے +

خواجہ کمال الدین مبلغ اسلام

مسلم بک سوسائٹی کی تازہ طبع شدہ کتابیں

مصنفہ حضرت خواجہ کمال الدین صاحب مبلغ اسلام

۱ - اسرار افکار یا روحانیات فی الاسلام ... ۱۲ر	۴ - توحید فی الاسلام ... ۳ر
۲ - ہستی باریتعالیٰ ... ۶ر	۵ - اسلامی نماز کا فلسفہ ...
۳ - راز حیات ... ۵ ۔	۶ - پادری صاحبان کیلئے حل طلب معمے

۷ - اسلامی نماز اور اس پر مغربی اعتراض

مینیجر مسلم بک سوسائٹی عزیز منزل لاہور

ماخوذ از اسلامک ریویو ماہ جولائی ۱۹۲۵ء

اسلام پر بعض اعتراضات

(۱) جنگ

(از قلم حضرت خواجہ کمال الدین صاحب مبلغ اسلام امام مسجد ووکنگ انگلستان)

یہ ایام حقائق و واقعات کے ہیں۔ وہ دن گئے جب قیاسات اور نظریہ باتیں کفایت کرتی تھیں۔ تجربہ اور مشاہدہ اس وقت بنیاد یقین سمجھا گیا ہے۔ واقعات۔ تخیلات کے قائمقام بن گئے ہیں اور انہیں کی روشنی میں ہم ہر ایک چیز کو دیکھنا چاہتے ہیں علمی بحثیں بھی اسی وقت باعث ایمان و ایقان ہو سکتی ہیں۔ جب ان کی تشریح امور مثبتہ سے ہو سکے۔ جنگ عظیم نے جہاں صدہا قسم کی تباہیاں پیدا کیں۔ وہاں یہ تو ہوا کہ اس سے بعض اسلامی صداقتیں پایۂ حقیقت کو پہنچ گئیں۔ حالات جنگ نے خود اُن لوگوں کو اُن اسلامی تعلیمات کے اختیار کرنے پر مجبور کر دیا۔ جن پر پہلے وہ طرح طرح کے اعتراضات کیا کرتے تھے۔ یورپ کے ققنس نے ایک زبردست آگ بھڑکا دی۔ اور اپنے ہی بازوؤں سے اسکو اچھی طرح مشتعل کیا۔ خود بھی اسیں جل مرا۔ لیکن خاکستر کے ڈھیر سے وہی ققنس مغرب ایک نئے جانور کی شکل میں جی اُٹھا۔ جرمن نے آتش حرب بھڑکائی۔ جس سے کُل یورپ خطرہ میں پڑ گیا۔ بلجیم اس آگ کا پہلا شکار ہوا۔ حفاظت خود اختیاری کی رُوح جو در اصل روح بقا ہے۔ ان لوگوں میں بڑے زور کے ساتھ کام کرنے لگی۔ جو اس سے پہلے مسیح کے خطبۂ کوہی کے اور وہ بھی زبانی دلدادہ تھے۔ وہ حسرت کے ساتھ اس سوال پر غور کرنے لگے۔ کہ کیا جناب مسیح کی یہ تعلیم کہ جو تمہاری ایک

گال پر طمانچہ مارے اس کے آگے دوسری گال کر دو۔ اس مصیبت کے وقت کسی کام کی ہے یا نہیں۔ آخر اُنھوں نے سمجھ لیا۔ کہ یہ تو محض خوش کُن باتیں ہیں۔ اس پر عمل کرنا تو ہلاکت کو اپنی طرف بُلاتا ہے۔ شہزادہ سلامتی کی باتوں پر کان دھرنے کا یہ وقت نہیں شاخ زیتون (مسیحی نشان امن) اب کچھ کام نہ دیگی۔ اب تو تیغ آہنی ہی کچھ کام دے تو دے +

یُورپ میں مسیحی کلیسیہ صدیوں سے حکومت وسیاست کا آلہ بنا ہُوا ہے۔ لوگوں کی اصلاح کا کام تو کلیسوی منبر بہت کم کرتے ہیں۔ ہاں اغراض سلطنت کے کام ہمیشہ مسیحی منبر کام دیتے ہیں۔ مسیحی واعظ تعلیم مذہب کی بجائے گرجوں میں اور منبروں سے وہ وعظ کرتے ہیں جس کی ضرورت وقتی اور ملکی سیاست پیدا کر دے۔ چنانچہ اسوقت مسیح کے الفاظ خطبۂ کوہی تو بالائے طاق کر دیئے گئے۔ اور ان سب کی جگہ آغاز جنگ کے بعد ہی مسیح کا ذیل کا فقرہ مختلف خطبات و مواعظ کا موضوع بنگیا۔ کہ

"میں تلوار اور آگ کو لیکر دُنیا میں آیا ہوں"۔

مبارزانہ رُوح پادریوں تک میں سرایت کر گئی۔ چنانچہ ۹ جون ۱۹۱۵ء کو پادریوں کی ایک بڑی جماعت قسیسی لبادے اور چغے پہنے ہوئے ہائیڈ پارک لندن کی طرف فوجی ترتیب کے ساتھ آئی۔ ان کا سالاری کا کام بشپ لندن کے سپرد تھا۔ جب یہ مسیح کی بھیڑیں ماربل آرچ پر پہنچیں۔ تو بشپ موصوف نے ایک گاڑی کی چھت پر کھڑا ہوکر ایک تقریر کی جسمیں ذیل کے الفاظ بھی تھے۔

خطبہ کوہی کے وہ تمام فقرات جنکی طرف معترضان جنگ جنگ میں حصہ لینے کے خلاف بطور سند اشارہ کرتے ہیں۔ اُن کے مفہوم کو نہ وہ سمجھنے

ہیں نہ انہیں وہ صحیح طور سے استعمال کرتے ہیں۔ اگر کوئی بدقماش کسی معصوم بچے کو تکلیف دے تو کیا ہم مُنہ دیکھتے رہیں۔نہیں۔ایسے موقعہ پر ہمیں اسی بدقماش کو پُورا سبق دینا چاہیئے۔ اگر چھوٹی قومیں اپنے حقوق کی حفاظت میں اس وقت لڑ رہی ہیں۔تو بڑی قوموں کو چاہیئے کہ وہ میدان میں آنکلیں۔ اور زبردست سے کمزور کو بچائیں۔ ہمارا فرض ہے۔کہ ان حملہ کنندوں کو ان جگہوں سے نکالدیں۔ جہاں وہ اسوقت قبضہ کیئے ہُوئے ہیں۔ اگر ہم آج تک خاموش رہتے اور کچھ نہ کرتے تو برطانیہ کے بچّوں اور عورتوں کے ساتھ بھی وہی سلوک ہوتا۔جو اہلِ بلجیم کے ساتھ ہوُا +

علاقہ چیمسفورڈ کے بشپ نے بھی مقام الفورڈ میں اس موضُوع پر تقریر کرتے ہُوئے کہا۔کہ جنگ اس وقت تک جاری ہے۔ اور یہ نہ صرف جہالت ہی ہوگی۔بلکہ ایک جُرم عظیم ہوگا۔ اگر ہم تلوار کو نیام میں ڈال لیں جب تک وہ مقصد حاصل نہو جس کے لئے ہم نے تلوار نکالی +

یہ حربی وعظ جب اس حیثیت کے مُعلّمان مسیحیّت کی زبان سے نکلے تو پھر کیا تھا۔چاروں طرف ہر گرجے اور کینسے میں سے آواز جنگ آنے لگی۔لیکن ایک غور کرنے والا دیکھ سکتا ہے۔کہ یہ سب کچھ انجیل کی تعلیم کے خلاف تھا۔حق الامر تو یہ ہے۔کہ ایام جنگ کے لئے انجیل تو زیر قفل کردی گئی۔اور عیسائی دُنیا نے مجبُوراً قرآن و محمدؐ کی پیروی کرنی شروع کی۔ ہر عیسائی مُلک میں جبریہ خدمات جنگی کا قانون نافذ کیا گیا۔یہ سب کچھ تعلیم

نوٹ:۔ مسیح کی تعلیم جنگ کے خلاف ہے۔اسکی تعلیم ہے کہ حملہ کے مقابل سر نیچا کرلو۔ اور مقابلہ نہ کرو۔اس جنگ کے پیدا ہونے پر اس تعلیم پر چلنے والوں کی ایک جماعت پیدا ہوگئی۔انہوں نے اعلان کیا کہ جنگ میں حصہ لینا خلاف تعلیم مسیح ہے۔جب انگلستان میں جبریہ خدمات فوج کا قانون پاس ہوُا۔تو ان لوگوں نے اطاعت نہ کی اور قید ہوئے۔اس مضمون نے ہمنے انہیں معترض جنگ کا نام دیا ہے +

مسیح کے صریح خلاف تھا۔ سب کے سب تو اندھے نہ تھے۔ ایک جماعت اٹھی۔ جنہوں نے اس بدعت کی مخالفت کی وہ شمولیت جنگ کو خلاف تعلیم عیسویت سمجھتی ہیں۔ وہ اس پر معترض ہوئے۔ ان کے نزدیک تلوار اُٹھانا ہی صحیح نہ تھا۔ اُنھوں نے میدان جنگ کی بجائے جیل میں جانا پسند کیا۔ آئے دن ایسے لوگ مجرم ٹھیرائے گئے۔ اور اگرچہ ان کا یہ فعل بالکل تعلیم انجیل کے مطابق تھا۔ لیکن کلیسیہ نے ایک لفظ بھی ان کی حمایت میں نہ کہا۔ بہرحال اس اصُول کی ترویج میں کہ جان و مال کی حفاظت میں تلوار کو اُٹھانا ضروری ہے۔ انگلستان اور اور اس کے حلیف ایک طرح مسلمان ہوگئے۔ اور عیسائیت کو اُنھوں نے برطرف کیا۔ قرآن نے ذیل کے احکام اسمعاملہ میں فرمائے +

اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا وان اللہ علی نصرھم لقدیر ن الذین اُخرجوا من دیارھم بغیر حق الا ان یقولوا ربنا اللہ ولولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لھدمت صوامع وبیع وصلوٰۃ ومساجد یذکر فیھا اسم اللہ کثیرا (سورہ حج آیت ۴۰) +

جن لوگوں پر (مخالفوں) نے جنگ کیا۔ اب ان کو جنگ کی اجازت دیجاتی ہے۔ یہ لوگ مظلوم ہیں۔ اور اللہ ان کی امداد پر قادر ہے۔ یہ لوگ گھروں سے نکالے گئے۔ اور ان کا قصُور صرف اتنا ہے۔ کہ وہ اللہ کو اپنا رب پُکارتے تھے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ بعض کے ذریعہ بعض کی سرکوبی نہ کرتا تو پھر خانقاہیں۔ کنیسے۔ یہودیوں کے معابد اور مساجد وغیرہ جنمیں خدا کا ذکر کثرت سے ہوتا ہے۔ سب کے سب گرائے جاتے +

مسلموں کو جنگ کرنے کا یہ پہلا حکم آنحضرت کے وقت ملا۔ ان الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ مسلمانوں نے تلوار اُٹھانے میں پہل نہ کی۔ پُورے تیرہ برس تک وہ مظالم کا ہدف بنائے گئے۔ انکی جائدادیں

چھین لیگئیں۔ وہ گھروں اور وطنوں سے نکالے گئے۔ جب ان مظالم کی کوئی حد نہ رہی۔ تو نبی کریمؐ مع چند دوستوں کے مدینہ کو ہجرت کر گئے اور مسلمان بھی وہاں چلے آئے۔ لیکن کفار مکّہ کہاں صبر کر سکتے تھے وہ بھی پیچھے پیچھے حملہ کرنے کے لئے پہنچے۔ فوج مکّی آنحضرتؐ پر حملہ کے لئے مدینہ کو روانہ ہوئی۔ حکم ربی کے ماتحت آنحضرت صلعم کو اپنی حفاظت کیلئے مدینہ سے اندفاع جنگ کیلئے نکلنا پڑا۔ یوں تو بہت سے جنگ ہوئے لیکن پہلی تین لڑائیاں بدر۔ اُحد اور مدینہ پر ہوئیں۔ تیسری لڑائی کا نام جنگ احزاب ہے۔ ان تینوں لڑائیوں کا مقام ہی بتلا دیتا ہے۔ کہ کون جارحانہ رنگ میں لڑنے کے لئے نکلا۔ اور کس نے اپنی جان بچائی۔ مکّہ مدینہ میں قریباً بارہ منزل کا فاصلہ ہے۔ پہلا جنگ مقام بدر پر ہوا جو قریب تین منزل مدینہ سے اور ۹ منزل مکّہ سے ہے۔ اُحد کی پہاڑی مدینہ سے ایک منزل اور مکہ سے گیارہ منزل پر اور جنگ احزاب میں تو خود مدینہ کا محاصرہ ہوا۔ اب یہ تینوں مقام ہی خود کہتے ہیں۔ کہ اہل مکّہ ہی جنگ کرتے گھر سے نکلے۔ اور مسلمانوں نے صرف اپنی حفاظت میں تلوار اٹھائی ان تینوں جنگ کے بعد ایک قسم کی حربی حالت کُل ملک عرب میں پیدا ہوگئی کہیں مسلمانوں نے جارحانہ حملہ کئے کہیں اندفاعی طور پر لڑے لیکن ان تمام جنگوں میں مسلمانوں کی ہدایت کیلئے ذیل کا قانون خدا کی جناب سے نازل ہوا۔ اور کون ہے جو اس قانون کی افضلیت پر ایک منٹ کے لئے شبہ کر سکے۔ خصوصاً ایسی حالت میں جب فریقین میں حربی حالت پیدا ہو جاوے +

وقتلوهم حيث ثقفتموهم واخرجوهم من حيث اخرجوكم والفتنة اشد من القتل .... فان انتهوا فان الله غفور الرحيم

وقاتلوھم حتیٰ لا تکون فتنۃ ویکون الدین للہ فان انتھوا فلا

عدوان الا علی الظالمین۔ سورۃ بقرہ آیت ۱۹۱/۱۹۳

یہ (جنگ کرنیوالے) جہاں ملیں ان کو قتل کرو۔ اور جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا۔ تم ان کو ان جگہوں سے نکال ڈالو۔ اور قتل سے تو فتنہ زیادہ شدید ہے۔ . . . ہاں اگر یہ لوگ جنگ سے باز آجائیں۔ تو اللہ غفور الرحیم ہے (تم بھی معاف کرو۔ اور رحم کرو۔ والا) جنگ جاری رکھو جب تک کہ فتنہ ختم نہ ہو جاوے اور مذہب کا معاملہ خالصۃً (ہر ایک کا) خدا کے ساتھ ہو (کسی کا جبر کسی پہ نہ ہو) ہاں اگر وہ (جنگ اور فتنہ سے) باز آجائیں تو پھر ظالموں کے سوا کسی کے خلاف کچھ سختی نہ کی جاوے +

ان الفاظ پر غور کرو۔ اور ان سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ اسلام نے جنگ کا مقصد کیا رکھا ہے (۱) ان کو جنگ کی اجازت دیجاتی ہے جن کے خلاف لوگ جنگ کر رہے ہیں۔ اور وہ مظلوم ہیں (۲) "ان سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں"۔ "اور ان کو گھروں سے نکالو جنہوں نے تمہیں گھروں سے نکالا" اس حکم کی صداقت پر کون حرف لاسکتا ہے۔ اور پھر حکم ہوتا ہے کہ جس وقت دشمن لڑائی چھوڑیں جنگ ختم کردو۔ اور ظالم کے مقابلے کے سوا کسی سے بھی جنگ یا عداوت نہ رکھو۔ مسلمان کا فرض ہے کہ فتنہ کے ختم ہوتے ہی تلوار نیام میں کرلے۔ جس وقت ہر ایک شخص کو مذہبی آزادی حاصل ہو جائے۔ ہر ایک شخص کو کامل اختیار ہو کہ جو چاہے مذہب قبول کرے۔ جو مذہب چاہے چھوڑ دے۔ مذہبی عقاید کے قبول کرنے میں کوئی جبر و اکراہ نہ ہو۔ اور اس جبر و اکراہ کا نام قرآن نے فتنہ رکھا ہے۔

الغرض جب مذہب کا معاملہ خدا اور انسان میں ہو جیسے کہ مقدس الفاظ ویکون الدین للہ اشارہ فرماتے ہیں۔ تو پھر مسلمان کا فرض ہے۔ کہ کسی قسم کا جنگ نہ کرے۔ اس طرح قرآن کریم نے آزادی مذہب کا وہ وسیع اصول تعلیم

کیا ہے۔ کہ اسکے مقابل کہیں اور تلاش بالکل بے سود ہے۔ یہ امر بھی نہایت ہی قابل غور ہے۔ کہ مسلمانوں کا فرض ہے کہ خدا کے معابد کی حفاظت میں اپنی جان لڑادیں۔ خواہ وہ معابد کسی مذہب کے ہوں۔ گرجا ہو۔ کنیسہ ہو۔ مندر ہو۔ یہودیوں کی عبادتگاہ ہو۔ کسی مذہب کی خانقاہ ہو۔ کیا کسی اور مذہب کے شارع یا بانی نے کوئی ایسا وسیع اصول قائم کیا یا تعلیم کیا؟ کیا کسی مذہبی کتاب نے اپنے پیرووں کو ہدایت کی۔ کہ وہ دوسرے مذاہب کے معابد کی حفاظت میں جان تک لڑادیں؟ مسلمان ان احکام کے ہمیشہ پابند رہے۔ کیا ان احکام کے ہوتے ہوئے بھی کوئی کہہ سکتا ہے کہ کبھی اسلام تلوار کے ذریعہ پھیلا؟ کیوں ہمارے مخالف بھی آنحضرت صلعم یا صحابۂ کرامؓ کی زندگی میں کسی ایک مثال کا حوالہ نہیں دیتے جب کسی شخص کو تلوار کے ذریعہ اسلام قبول کرنے پر مجبور کیا گیا ہو؟ وہ لاکھ کوشش کریں۔ وہ بالضرور ناکام رہینگے۔ یوں تو زمانہ اسلامی اصول جبر پر منہ چڑھاتا رہا۔ لیکن آخر اس جنگ عظیم نے دنیا کی آنکھیں کھولدیں۔ اور جو کچھ ہمارے خلاف اس امر میں دنیا کہتی رہی انہیں واپس لینا پڑا۔ اس جنگ عظیم میں جرمنی حملہ کے بعد جو شریک ہوا اسے اپنے اس فعل کی جوازیت میں وہی کہنا پڑا جو قرآن نے کہا +

۲۔ کثیر الازدواجی

اس جنگ عظیم نے یورپ میں وہی حالت پیدا کردی جو آنحضرت صلعم کے وقت جنگِ احد کے بعد مدینہ میں پیدا ہوگئی تھی۔ اور جس وقت قانون کثیر الازدواجی وہاں نافذ ہوا۔ نیچر کے عورت مرد کو عطا کردہ قوائے متنفقہ۔ بقاء نوع کی ضرورت۔ بچوں کی پرورش یہ تین چیزیں رسم کتخدائی کا موجب ہوگئیں۔ اور ہر ایک مرد اور عورت کا اپنے جوڑہ کو تلاش کرنا ان کے حقوق پیدائشی میں شامل ہوگیا۔ کہتے ہیں کہ جنگِ عظیم کے بعد

جرمنی میں چھ گنا عورتیں ہو گئیں۔ فرانس اور ممالک وغیرہ کا بھی یہی حال ہوا
قدرت کے عطا کردہ جذبات تو مر نہیں سکتے۔ یعنی کثرت نسوان سے ایک
ایسا نازک سوال اسوقت یوروپین تمدن کے سامنے آگیا ہے۔ کہ جسکو
کسی قانون کے ذریعہ حل کرنا کوئی آسان امر نہیں۔ کثیر الازدواجی کے سوا
جو بھی تجویز سوچو وہ اخلاق کو تباہ کر دیگی۔ اور غرض کتخدائی کو مفقود کر دیگی +
یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے۔ جیسے کہ میں نے اوپر ذکر کیا
کہ قانون کثیر الازدواجی نے اس وقت مدینہ میں نفاذ پایا۔ جب جنگوں
نے مسلم کمپ میں عورتوں کی تعداد بڑھا دی تھی۔ یتیم اور بیوہ عورتیں
چاروں طرف نظر آنے لگیں۔ ان کا کوئی خبر گیر نہ تھا۔ چنانچہ قرآن
میں جہاں ایک سے زیادہ بیبیاں کرنے کا ذکر ہے۔ وہیں یتامے
کا اور ایسی بیکس خواتین کا بھی ذکر ہے۔ کثیر الازدواجی کسی قانون جبری
کے طور پر اسلام میں نہیں یہ تو ایک قسم کی رخصت ہے۔ جو حسب ضرورت
استعمال ہو سکتی ہے۔ یہ ہم پر فرض نہیں۔ یہ علاج مصائب ہے۔ ہر ایک
مسلمان کا حق نہیں کہ وہ ایک سے زیادہ شادی کے فکر میں لگجاوے۔
خاص حالات ہی پیدا ہو کر اس اجازت سے متمتع ہونے کا ایک مسلمان
کو حق دیتے ہیں۔ پھر اگر زیادہ بیبیاں ہوں تو حسن سلوک میں برابری
ایک اور مشکل چیز ہے۔ جو بیبیوں کے سلوک میں عدل کرنا نہیں جانتا
وہ ایک سے زیادہ بیبیاں کرنے میں گنہ کرتا ہے۔ اسمیں شبہ نہیں کہ عورتیں
اس قانون کو پسند نہیں کر سکتیں۔ لیکن اسلام میں کوئی عورت کسی کے ساتھ
شادی کرنے پر مجبور نہیں ہو سکتی۔ اس کا اختیار ہے۔ کہ وہ کبھی ایسے مرد سے
شادی نہ کرے جسکے ہاں پہلے ایک بی بی ہے۔ ایسا ہی جب وہ کسی کے
حبالہ نکاح میں آوے۔ تو اس سے شرط کرالے۔ کہ وہ مرد بعد میں کوئی اور شادی
نہ کریگا۔ اور اگر شادی کرے تو عورت کا حق ہو گا کہ وہ اپنے آپ کو مطلقہ سمجھے

یا حقوق زناشوئی سے انکار کردے۔ اور ساتھ ہی خاوند ایک کافی تاوان جو بروقت نکاح مقرر ہو۔ عورت کو دے۔ دُنیا میں کونسا مذہب یا تمدّن ایسا ہے۔ جس نے ان مشکلات میں عورت کے حقوق کی اِس طرح حفاظت کی +

عجیب بات تو یہ ہے۔ کہ اسلامی کثیر الازدواجی پر نکتہ چین وہ قوم ہے جو مسلمانوں سے کہیں زیادہ ایک چھت تلے زیادہ عورتوں کو رکھتے ہیں رسم شادی کو اسکی اصلی حیثیّت میں اگر دیکھا جاوے تو مرد عورت کا ایک جگہ جمع ہو جانا شادی کہلاتا ہے۔ یہ تو بچّوں کی پرورش و تربیت اور تحقیق نطفہ کا سوال ہے۔ جس سے شادی کی رسم میں ایک اخلاقی تقدیس پیدا ہو گئی ہے۔ لہٰذا اس رسم کو اگر اسکی اصلی حیثیّت میں دیکھا جاوے۔ تو اہلِ مغرب اہلِ مشرق سے کہیں زیادہ کثیر الازدواج ہیں۔ اہل مشرق یا مسلمان تو پھر ایک خاص تعداد کے پابند ہیں۔ اور وہ بھی خاص حالات میں یہ بات کرتے ہیں۔ اور پھر اُنہیں ان کا قانون اجازت دیتا ہے۔ مغرب میں کیا حال ہے۔ نہ قانون کی اجازت۔ نہ سوسائٹی کی طرف سے رخصت لیکن کس نفرت انگیز طریق پر عورت مردان گھروں میں جمع ہوتے ہیں جہاں مرد کی پہلی عورت موجود ہوتی ہے۔ اور پھر کسی تعداد پر اکتفا نہیں ہوتا +

اصل وقّت جس کا علاج اس وقت کثیر الازدواجی سے بہتر زمانہ کو نہیں سُوجھا۔ یہ ہے کہ ایک طرف تو مرد جذباتِ ردیہ پر قابو نہیں پاسکتا۔ وہ بعض حالات میں ایک کے علاوہ دوسری عورت سے متمتّع ہونا چاہتا ہے۔ دوسری طرف صنفِ لطیف کچھ ایسی کمزور واقع ہوئی۔ کہ بعض عورتیں مرد کی حیوانیت کے سامنے کل ہتھیار پھینکدیتی ہیں۔ اب اگر یہ صورت ہے کہ کوئی قانون یا تمدن آج تک مرد کو اس کے جذبات پر قابو پانے کے قابل نہیں کرسکا۔ نہ ان جذبات کی بدعنوانیوں کا علاج کرسکا ہے۔ اور بالمقابل عورت اپنی کمزوری دکھانے سے رُک نہیں سکی۔ تو پھر سوسائٹی کا فرض ہے۔ کہ کوئی ایسی راہ نکالے۔

جس سے یہ امور بھی حاصل ہوں۔ اور کسی کو کوئی نقصان بھی نہ ہو۔ ایک عاجز اور بیکس عورت مرد کی حیوانیت کا شکار ہو جاتی ہے۔ جب تک وہ اپنے حسن و انداز سے مرد پر قابو پا سکی اُسے سب کچھ ملتا رہا۔ جب وہ دن گذر گئے۔ پھر وہ طرح طرح کی تکالیف کا شکار ہو گئی۔ پھر ان عورتوں کو چھوڑ دو۔ ان کا تو کچھ قصور بھی ہے۔ ان بچوں کا کیا قصور ہے جو ان ناجائز تعلقات کے ماتحت دنیا میں آجاتے ہیں۔ نہ تو اپنے باپ کے بیٹے کہلا سکتے ہیں۔ نہ اسکی جائداد کے وارث ہو سکتے ہیں۔ اور ساری عمر کی ذلت اور کلنک کا ٹیکا اُن کی پیشانی پر لگا رہتا ہے۔ آج تک ہمنے کسی ملک اور قوم میں یہ نہ دیکھا کہ ایک عورت اور ایک مرد کی شادی ہر طرف نظر آوے۔ جب ایک مرد ایک سے زیادہ عورتوں سے تعلق رکھتا چاروں طرف نظر آتا ہے۔ تو پھر کیا نسوانی حقوق اور آیندہ نسل کی حفاظت حقوق اس امر کی متقاضی نہیں۔ کہ ایک سے زیادہ بیویاں کسی خاص ضوابط سے نکاح میں آئیں۔ زناشوئی کے مقاصد تو اب بھی پورے ہو رہے ہیں۔ ہاں اگر قانون ایسے تعلقات کی اجازت دے۔ اور اسے جائز سمجھے تو نہ بیکس عورتیں شکار مصیبت ہوں نہ بچے تکلیف پائیں جیسے کہ اسلامی ممالک میں ہوتا ہے۔ مغرب کے چہرہ پر یہ بدنما داغ ہے۔ مشرق میں یہ بات نظر نہیں آتی۔ جب تک ان بیان کردہ مصائب کا کوئی علاج نہ ہو لے تب تک اسلامی مسئلہ کثیر الازدواجی ہی ان مصائب کا حل ہے۔ اسلام نے ہم پر ایک سے زیادہ بی بی کرنا فرض نہیں کر دیا۔ یہ تو ایک ایسی بیماری کا علاج ہے۔ جو یورپ کو چارو نطرف آج کھا رہی ہے۔ اگر ایک بی بی کی شادی مثال کے طور پر عورت مرد کے لئے بمنزلہ خوراک ہے تو کثیر الازدواجی ایک دوائی یا دارو ہے۔ جو کسی بیماری کے علاج میں استعمال ہوتی ہے۔ بیشک کثیر الازدواجی تکالیف سے خالی نہیں۔ لیکن دوا یا دارو بھی تو تلخ ہی ہوتا ہے*

*یہاں میں آنحضرت صلعم کی ازدواج مطہرہ کے متعلق بھی کچھ کہ دینا چاہتا

ہوں۔ میں اس امر پر کسی اعتذار کے رنگ میں کچھ لکھنا نہیں چاہتا۔ آپ کی زندگی تو شرافت۔ عفت اور رحمت کا مجسمہ تھی۔ آپ عین عنفوانِ شباب میں متاہل ہوئے۔ آپ کی اس وقت ۲۵ سال کی عمر تھی۔ آپ نے جس سے پہلا نکاح کیا۔ وہ چالیس سالہ بیوہ اور بچوں کی ماں ہو چکی تھی۔ آپ نے ستائیس سال اس کے ساتھ حسنِ معاشرت سے دن گذارے۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ آپ کی بعد کی شادیاں کسی جذبہ ردّیہ کی تسکین کے لئے تھیں۔ پہلی بیوی کی وفات پر آپ نے ایک باکرہ بی بی کی۔ اور باقی جسقدر تھیں وہ زیادہ عمر کی بیوہ تھیں۔ بعض ان میں شادی کے بھی قابل نہ تھیں۔ ان بیبیوں کے خاص حقوق آپ پر تھے۔ ان کے خاوند غزوات میں شہید ہو چکے تھے۔ ان مقدس خواتین کے تعہد کیلئے کوئی موجود نہ تھا۔ ان بیبیوں کو اپنے گھر میں بلا رشتہ زوجیت رکھنا اور انکی ضروریات کا تعہد کرنا ایک ایسی نظیر کو قائم کرتا کہ جس کے نتائج بعد میں اچھے نہ ہوتے۔ ان بیوگان کا اگر کہیں اور نکاح ہو جاتا۔ تو آنحضرت کو انہیں اپنی زوجیت میں لانے کی ضرورت تھی چنانچہ بعض حالات میں کوشش بھی ہوئی۔ لیکن ان بیوگان کو اپنے سایہ میں ہی آپ کو لانا پڑا۔ یہ مطہر خواتین ایسے رشتہ داروں کے گھروں میں بھی نہ رکھی جا سکتی تھیں۔ جو محرمات میں سے نہ تھے۔ ان تمام حالات میں جو آپ نے کیا وہ رحمت اور شفقت کے متقاضی تھا۔ علاوہ ازیں کثیر الازدواجی ہو یا کچھ ہو۔ اگر ملک کا رواج اسے جائز رکھے۔ اور وہ رواج کسی طرح مزیل اخلاق نہ ہو۔ تو پھر وہ قابلِ جرح نہیں ہو سکتا۔

آج اگر یورپ میں واحد الازدواجی ہے۔ تو اس سے عیسائیت کو کیا تعلق ہے۔ ابھی دو صدیاں گذریں یورپ میں کثیر الازدواجی تھی۔ اور تو اور بشپوں اور اسقفوں کے گھروں میں دو چار چھوڑ درجنوں بیبیاں تھیں واحد الازدواجی کا قانون رومی مقنن جسٹینین نے بنایا جو عیسائی نہ تھا۔ دنیا کے کسی مذہب یا کسی اور قانون نے کثیر الازدواجی کی مخالفت نہ کی۔ بلکہ اسکی

اجازت دی ۔ یہودی مذہب ہندو مذہب عیسائی مذہب سب کے سب اِ حامی رہے۔ اور عجیب تماشہ ہے ۔ کہ جو آج ہم پر منہ چڑھاتے ہیں ۔ یہ وہ ہیں ۔ جن کے اپنے انبیاء اور ہادی اس رواج کے پابند تھے ۔ حضرت ابراہیمؑ ۔ حضرت داؤدؑ حضرت سلیمانؑ ۔ اور دیگر اسرائیلی نبی سب کے سب ایک سے زیادہ بیبیوں کے خاوند نظر آتے ہیں ۔ جناب کرشن بھی اسی ذیل میں تھے ۔ جناب زرتشت نے کہتے ہیں ۔ کہ تین بیبیاں کیں ۔ یہ باتیں ایک وقت میں عزت سے دیکھی جاتی تھیں ۔ زمانہ نے انہیں اس وقت عزت سے دیکھا ۔ یہ پاک لوگ گذر گئے ۔ بالفاظ قرآن کریم وہ لوگ اپنے اعمال کے ذمہ وار ہونگے اور ہم اپنے اعمال کے ذمہ وار ہیں ۔ اور انکے اعمال کے متعلق کوئی نہ پوچھے گا (سورہ بقر آیت ۱۴۰/۱۴۱)

کیا پاک تعلیم ہے ۔ سب تنازعات کا خاتمہ کرتی ہے ۔ ع

تجھ کو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو

پُرانی قبریں کھودنے پر یہ لوگ تیار ہو جاتے ہیں ۔ سوال یہ ہے کہ آج دُنیا ان عیوب سے پاک ہوگئی ہے ۔ جن کا علاج اسلام نے محدود تعداد میں اور خاص قیود کے ساتھ کثیر الازدواجی میں دیکھا ۔ کیا اہل مغرب اس وقت ان گندوں اور خباثتوں میں پڑا ہوا نہیں ۔ کیا عجیب تماشہ ہے ۔ تم جائز طریق پر ایک سے زیادہ بی بی کر لو تو تم مغرب میں سات سال کے لئے قید میں جاؤ ۔ لیکن ایک چھوڑ بیس عورتوں سے اپنی عورت کے ہوتے ہوئے بے محابانہ تعلق قائم رکھو ۔ وہ سب درست ہے ۔ اور قانون کچھ نہیں کہہ سکتا +

مذہب محبت

اسمیں فاضل مصنف نے براہین قاطع کے ساتھ یہ ثابت کیا ہے کہ صرف اسلام ہی ایک مذہب ہے ۔ جو زمین پر صلح ۔ امن ۔ آشتی محبت ۔ پیار یکجہتی کامیابی کے ساتھ قائم کر سکتا ہے ۔ قیمت ۷ر

المشتہر مینیجر مسلم بُک سوسائٹی عزیز منزل لاہور

مُسلم کا نصب العین کیا ہونا چاہئیے؟

اخلاق و عمل

میں دُنیا میں کیا ہوں — اور کیا کرتا ہوں — یہ سوال آج اپنے اندر ایک بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ جو کچھ کہ تم رکھتے ہو — اور جو بیرونی نمائش اپنے سازوسامان کے ذریعے دکھاتے ہو۔ اسکی اہمیت پر نازاں نہ ہو۔ کیونکہ اس کے ذریعہ دل و دماغ (رُوح) پرواز نہیں کرتے۔ اگر تم کو معلوم ہو تو تمہاری رُوح دنیا میں ایسی خود بینی اور نمائش سے کوسوں دور بھاگتی ہے وہ خود چاہے کیسے ہی کم قدر اور کم پایہ پائی جاتی ہو — وہی تمہاری رُوح اور اس کے پائدار کام دنیا میں ایک رنگ لاتے ہیں +

اس دارِ فناء میں ہم کام کے لئے آئے ہیں — ہمارا ماحول اور اس سے وابستہ ہماری زندگی اسی ایک مقصد کو پورا کرنے کیلئے ہمیں عطا کی گئی ہے۔ زمانہ یا ماحول ہماری اپنی ہمّت اور قوت کے مطابق ہمارے اخلاق کو یا تباہ کر دیتے ہیں یا اُنہیں کسی قالب میں ڈھال دیتے ہیں + کسی انسان کو یہاں اس دار فانی میں ہم پر ایسا اقتدار حاصل نہیں جو کہ ہمیں اپنی ذات پر خود حاصل ہے — یا تو ہم ماحول کے غلام بن کر اپنی ہستی کو فنا کر لیں یا اپنے اخلاق کو اُستوار کر کے خود اپنے نواحی حالات پر قابو پالیں۔ قرآن اس طرف اشارہ فرماتا ہے — جب کہتا ہے — کہ کیا چارپایہ جس کی نگاہ زمین پر ہے — صحیح راہ کی دریافت میں انسان کے برابر ہو سکتا ہے — جس کی آنکھ سامنے دیکھ سکتی ہے — یعنے وہ شخص حیوان ہے جو ماحول کا غلام ہے ہمتے اپنا راہ آپ تلاش کرتا ہے — جب ہمیں مردانہ وار قدم ہمّت اُٹھانا ہے ہمیں اپنی بھلائی کو خود جانچ لینا ہے — اور اگر اُٹھتی جوانی میں ہمیں زندگی کی خار دار

وادیوں میں گذرنا پڑے جہاں قدم قدم پر ہمارے پاؤں زخمی ہوں تو ہمیں خوش ہونا چاہیئے۔ کہ زندگی کی ابتداء میں ہم فرشِ گل پر چلنے کے عادی نہیں ہوئے بلکہ ہمارے لئے وہ راستہ اللہ تعالیٰ نے تجویز کیا۔ جس سے ہم میں جفاکشی اور استقامت پیدا ہوگئی۔ یہی آئندہ کامیابی کی کنجی ہے (قرآن (۷۔۵۔۲۲) ہمیں اس زندگی میں بڑے حوصلہ اور شجاعت کے ساتھ قدم اٹھانا ہے اور خداوند تعالیٰ کی عطا فرمودہ اشیاء کے ماسوا کسی اور چیز پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیئے۔ انہیں عطیات سے تمسک کرکے ہم کچھ کام کر سکتے ہیں۔ ہمیں گھر سے باہر نکلنا چاہیئے۔ اور اپنی قوتوں کو دائرہ عمل میں لاکر مخفی کمالات کو ظاہر کرنا ہے۔ کسی درخت کی شاخ کو دیکھ لو۔ اس کے اردگرد خاردار جھاڑیاں ہوتی ہیں لیکن ایک عزم بالجزم وہ اپنے اندر رکھتی ہے۔ اور پھولتی پھلتی ہے۔ پست ہمتی اور کم حوصلگی کے توہمات سے سر کو خالی کرلینا چاہیئے۔ اگر یہ ہماری راہ میں آجائیں تو وسعتِ قلب سے اُن پر نگاہِ اغماز ڈال کر قدم آگے کو بڑھانا چاہیئے۔ ہمارے اردگرد ہم سے بدترین ہمیں اپنی موجودہ حالت پر شکرگذار ہونا چاہیئے۔ ہمیں اپنا نصب العین سامنے رکھنا ہے اور وہاں پہنچ کر رہنا ہے۔ ایک درخت ایک نرم اور کمزور کونپل سے ایک بھاری درخت بنجاتا ہے۔ پر ہم کیوں یہ نہیں کر سکتے +

دراصل التوائے اخلاق ہی گرانمایہ چیز ہے۔ جو ایک بڑی طاقت کے سایہ تلے پرورش پاتی ہے۔ ہمیں اپنے تکلیف دہ حالات بھی آگھیرتے ہیں زندگی اکثر بدمزہ بھی ہو جاتی ہے۔ جو تھوڑی بہت راحت کبھی میسر آتی ہے وہ آفتاب لبِ بام ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر ہم اپنے دل کا اگر مطالعہ کریں۔ تو پھر بھی ایک ترقی کی لہر ہمارے اندر موجزن ہوتی رہتی ہے۔ اگر ہم اسے اپنا نصب العین کر لیں۔ تو پھر کامیابی کو ہم حاصل کر سکتے ہیں +

بسا اوقات لوگ کہتے ہیں۔ کہ اگر ہمارے حالات اچھے ہوتے تو ہم بہت کچھ

کر دکھاتے یہ ایک بودہ اور ناقص خیال ہے۔ ہم ابھی سے کیوں کام شروع نہ کریں۔ جہاں کہیں کہ ہم کھڑے ہیں۔ اور جو خیال ہمارے دل و دماغ میں ہے۔ وہ ضرور پورا ہو سکتا ہے۔ اگر ہمت مردانہ ہو۔ اگر ایک چھوٹی سی آنکھ اور چھوٹے سے دماغ میں بڑے منظر اور بلند باتیں آسکتی ہیں تو وہ حیطۂ عمل میں آسکتی ہیں۔ اپنے وقت کو ہمیں اچھی سے اچھی طرح استعمال کرنا چاہئے۔ اور جیسا وقت بھی ہو۔ اُسے غنیمت جاننا چاہئے۔ ان حالات کو خواہ وہ کیسے ہی خوش کُن ہو یکدم سر سے نکال دینا چاہئے۔ کہ اگر یہ ہوتا یا وہ ہوتا ہم یہ کچھ کر لیتے۔ یہ سب خیالی باتیں ہیں۔ اور بیسود ہیں یہ جان لو کہ یہ وقت کبھی بھی آنے کا نہیں نہ خیالی باتیں میسّر آسکتی ہیں جب ہم خود ہمہ تن گوش ہو جائیں ہم سب کچھ حاصل کر لیں گے۔ یاد رکھو رازِ ترقی انسان کے دل و دماغ کے اندر موجود ہے۔ ہم جہاں کہیں بھی ہوں اور کیسے ہی گرے ہوئے کیوں نہ ہوں ہم خدا کے فضل سے بلند پروازی کو اور اعمالِ عالیہ کی حدود کو عبور کر سکتے ہیں +

تم خود اپنے قوےٰ پر اعتبار پیدا کرو۔ یکہ و تنہا کام کرنے کی کوشش کرو۔ تمہارے اور تمہارے خالق کے مابین کوئی حائل نہیں۔ کیونکہ اسلام نے اس دُنیا میں کسی شفاعت کا سبق نہیں دیا۔ ہر ایک اپنے اعمالِ نیک و بد کا خود خمیازہ اُٹھاتا ہے۔ تم خود کیوں اپنی قسمت کے مالک آپ نہیں بنجاتے۔ ہاں خدا کے ساتھ ساتھ رہو۔ کیونکہ اس سے دوری ہمیشہ خطرناک ٹھوکر کا موجب ہوتی ہے۔ مگر اس کا مدّعا یہ بھی نہیں کہ تم خود اپنے امُور پر مطلق العنان حاکم ہو جاؤ اور بیہودہ باتوں میں پڑ جاؤ بدیں خیال کہ تم اپنے مالک آپ ہو۔ تمہیں اپنے نواحی حالات کی غلامی نہ کرنی چاہئے۔ بلکہ تم اس قابل ہو جاؤ کہ تم ان پر حکمران ہو جاؤ۔ یہی تمہاری باطنی قوتوں کے نشو و نما کا ایک راستہ ہے۔ ہمیں مشیت ایزدی اور قضاء آسمانی کے مطابق

چلتا ہے - اسکی حکومت تلے تم نے رہنا ہے - ہاں اگر اپنے جذبات ردیہ پر حکومت کرنی سیکھ لو اور خودداری کا خیال سامنے رکھو تو تمہارا طرزِ عمل معقول اور پسندیدہ ہوگا - تمہارے اعلیٰ اور عمدہ قوے زنجیرِ غلامی کے تاثرات سے نکلکر اپنے لئے نئی راہ - نئے سامان نئے زادِ راہ تجویز کر لیں گے - ان سامانوں یعنی خداوند تعالیٰ کی عطا کردہ فہم کو عقل و تدبر سے بہترین استعمال میں لے آؤ +

نیکی کی محبت اور تلاش تو ایک اور بات ہے - لیکن اس کا حصول بھی بہت کٹھن ہے - سخت دماغی روحانی جسمانی کوشش سے ہی ہم نیکی کے اعلیٰ مراتب پر پہنچ سکتے ہیں - یہ امر سچ ہے - کہ نیکی کے بغیر ہم کسی اعلیٰ کام کرنے کی توقع نہیں کر سکتے - اور نہ نیکی کے سوا ہمارے کسی کام میں پائداری یا استواری ہو سکتی ہے - جو بات خود ہم میں نہ ہو - اسکی طرف ہم دنیا کو کیا متوجہ کر سکتے ہیں - جو ہماری رُوح اور اخلاق کا جوہر ہی نہ ہو دنیا اس کی طرف کب توجہ کریگی - ہاں اگر تمہارے دل کی کیفیات بلند مقامات پر پہنچی ہوئی ہیں - اور تمہارا دل خوبی اور اعلیٰ و حسن خیالات کا منبع ہے - تب اور تب ہی تم اوروں کے دل مسخر کر سکتے ہو - دنیا اس وقت تمہاری طرف استعجاب و تعریف کی نگاہ سے دیکھیگی - اور تمہارے شائستہ اعمالوں کی وجہ سے تمہیں اپنا اُسوہ بنا لیگی - مگر یہ خیال دل میں ضرور رکھو کہ دشوار رستے تمہاری نگاہ تلے ہوں گی - اور تم ان سے دل نہ چراؤ -

ظاہر داری اور نمائش کو چھوڑ دو - نرم اور آسائش دہ حالات اخلاق نہیں بنا کرتے - شیریں کامی سے اعلیٰ نتائج پیدا نہیں ہوتے - اخلاق کی ورزش ایک سخت ورزش ہے - یہ ایک پتھریلی زمین ہے - جو اس پر چلنے کو تیار ہوگا وہ مقام عالی پر پہنچ جائیگا + تمہیں یہاں غم و الم کی پُل صراط پر چلنا ہے - قدم قدم پر چلنا ہے - قدم قدم پر تلخکامی دیکھنی ہے - لیکن تمہارے اعلیٰ باطنی جوہروں اور کمالات کے ظہور کا بھی یہی راستہ ہے - اور اسی ایک ذریعہ

سے تمہارے اندر اعلےٰ قوتیں پیدا ہونگی - ان قوتوں کی پرورش تلخکامیوں سے ہی ہوتی ہے - خدا بھی تو اسی کی مدد کرتا جو اپنے قوتِ بازو کو خود استعمال میں لاتا ہے اور قدرت کے قوانین سے مستفید ہوتا ہے - ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسھم کا فرمان اسی طرف اشارہ کرتا ہے +

تمام عالم پر نظر ڈالو - چرند پرند کسی کو دیکھ لو - چھوٹے سے چھوٹے جانور کو دیکھ لو - ان جراثیم کو دیکھ لو جنہیں انسان خوردبین کے سوا دیکھ نہیں سکتا ہر ایک چیز اپنی پرورش اپنے قیام بقا اور اپنی بلوغت کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہی ہے - ہر ایک میں اپنے قوے کے استعمال کا احساس ہے - ہر ایک قوانین الٰہیہ کے تلے ہے - تم بھی اس کائنات میں چلو پھرو اور کھاؤ پیو زندگی بسر کرو جو چاہتے ہو کرو - مگر پابندی قوانین تمہیں لازم ہوگی - ایک چیونٹی تک اپنی منشا پورا کرنا جانتی ہے - لیکن انسان اور انسانوں میں سے ہندوستانی اور پھر ہندوستانیوں سے ہم مسلمان اپنی کمزوری - کم ہمتی پستی خیالی اور تغافل شعاری کا شکار بنے ہوئے ہیں - اپنے دل و دماغ سے کام نہیں لیتے - ہاں دوسروں کی طرف حسرت کی آنکھ اُٹھاتے ہوئے دیکھتے ہیں - دوسروں پر سہارا لینے کی تلاش میں رہتے ہیں - یہ ان لوگوں کا حال ہے - جو مُوا حد کہلاتے ہیں - خدا کو ایک مان لینا توحید نہیں جبتک ہم اپنے اعمال سے اُسے ایک نہ مانیں - ہم تو دوسروں کو اپنا مدار علیہ بنا رہے ہیں ایک ہم کہاں کے موحد ہیں +

افسوس ہم مسلمانوں نے اس نقطہ خیال کو ابھی تک نہ سمجھا - ایک مذہب جو یہ سکھاتا ہے - کہ اپنے پاؤں کے بل چلو - دل و دماغ سے کام لو سینہ سپری کرکے وہ کام کر دکھاؤ - کہ جس کی استعداد قدرت نے تمہارے اندر پیدا کر رکھی ہے - اور دنیا کی کوئی چیز نہیں جسے ہم حاصل نہیں کرسکتے - قرآن نے یہ راز ہم پر کھولا - ان جوہروں کی اطلاع ہم کو دی - جو ہم میں مضمر ہیں

ہم کیا نہیں بن سکے۔ اور کیا نہیں ہو سکتے۔ ولھم اجراً غیر ممنون کا مُژدہ ہمیں قرآن نے سُنایا۔ ہماری ترقی کو لا محدود بتلایا۔ ہم پر یہ راز کھولا کہ

ع۔ ہر چہ انسان کند کند انساں

لیکن ہم کو یہ امر اب محال نظر آتا ہے۔ یہی اصل شرک ہے۔ جس کی بیخکنی کیلئے اسلام آیا۔ ورنہ بُت پرستی یا حجر شجر پرستی تو ایک ذلیل سے ذلیل چیز ہے جس کو دنیا خود بخود چھوڑ رہی ہے۔ حقیقت توحید یہ ہے۔ کہ ہم نو احی حالات سے دب کر انہیں اپنا خدا نہ سمجھ لیں۔ جو تکلیف دہ حالات پر یا ضرر رساں ماحول پر غالب ہونا نہیں جانتا یا غالب ہونے کا فکر نہیں کرتا۔ اور اسے ایک لا ینحل اور اٹل مصیبت سمجھتا ہے۔ وہی حقیقی مشرک ہے جو اپنے ہمسایہ کی قوت و زور سے مرعوب ہو کر اپنے آپ کو اس کے برابر یا اس سے بہتر بنانا محال سمجھتا ہے۔ وہ اہل توحید میں سے نہیں۔ ہمت کرو۔ اُٹھو غفلت کو چھوڑ دو۔ مسلمان مایوس نہیں ہو سکتا۔ یہی قرآن کا ارشاد ہے۔ آجکل موسم گرما ہے۔ جس کمرے میں تم بیٹھے ہوئے ہو ہمیں تکلیف گرما کے دُور کرنے کے سامان ہیں۔ تم نے ہاتھ میں پنکھا لیا۔ اور اُسے حرکت دی وہی ماحول جو گرم اور تکلیف دہ تھا اسمیں سے ٹھنڈک پیدا ہو گئی۔ حرکت میں برکت سے یہی مُراد ہے۔ اگر تمہارے ارد گرد مصیبت اور فلاکت منڈلا رہی ہے تو اسی وقت تک جب تک تم نے قدم ہمت نہیں اُٹھایا۔ تجربہ کر لو۔ ہمت کرو اور کُل مشکلات نظر تک نہ آئینگی۔ ہمسایہ کے اُوپر نہ رہو۔ نہ اُسکے بازوؤں پر بھروسہ کرو۔ وہ دھوکا دیگا اور ضرور دیگا۔ ہاں تمہارے اپنے بازو تمہارے اپنے قوئے تمہاری اپنی ہمت تمہارے اپنے اخلاق اور نیز الجملہ تمہارا اپنا دل و دماغ ہی وہ خزانہ ہے۔ جو تمہیں ہمیشہ کام آئیگا +

خریداران سے التماس ہے کہ وہ ازراہ مہربانی خط و کتابت کے وقت اپنی خریداری چٹ کا نمبر ضرور لکھا کریں
مینیجر

جنّ اور حُور

قرآن کریم کے اندر جو جنّ کا لفظ آیا ہے۔ اسکے متعلق ہمیشہ میرے دیکھنے میں آیا ہے۔ کہ عام انگریزوں کو ایسا خوف لاحق ہوتا ہے۔ جو بہت سے غلط خیالات کا اثر ہے۔ الف لیلہ کی کہانیوں اور الہ دین اور چراغ کے قصّہ کو پڑھ کر اپنے دماغوں کے اندر وہ خاص تصاویر جما لیتے ہیں۔ برطانوی نقطۂ نگاہ سے اسلام میں جنّوں کا وجود ایک انگریز کے قبُول اسلام میں بہت بڑی روک ہے اور اس سے دوسرے درجہ پر وہ خیال ہو۔ جو بہشتی حُوروں کے متعلق ان دماغوں کے اندر موج زن ہیں۔ ان دونوں خیالات میں وہ غلطی پر ہیں۔ انہیں آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے الہام کو ایسی خفیف نظروں سے نہیں دیکھنا چاہیئے اس بات کو وہ کیوں نظر انداز کر دیتے یا آسانی کے ساتھ بُھلا دیتے ہیں۔ کہ ان کے اپنے صحائف کے اندر جنّوں کے قصّے موجُود ہیں۔ خود حضرت مسیح علیہ السلام نے جیسا کہ بائیبل میں لکھا ہو۔ ایک عورت میں جنّوں کو نکالا۔ اور انہیں خنزیروں کی شکل میں بدل دیا۔

بائیبل کے بیانات کو خواہ کیسا ہی سمجھا جائے۔ وہ لوگ جو مسیح کے معجزات کو اسی طرح مانتے ہیں۔ جیسے کہ اس کے اندر بیان کئے گئے ہیں انہیں جنّوں کے وجُود کا بھی قائل ہونا پڑیگا۔ لیکن قرآن کریم کے اندر بدرُوحوں کا کوئی ذکر ہمیں نہیں ملتا۔ بلاشبہ اس نے ایک خاص ہستی کا ذکر کیا ہے۔ اور اسے جنّ کے نام سے پکارا ہے۔ ہمیں یہ بھی حکم دیا گیا ہے۔ کہ خنّاس کے وسوسوں کے شر سے خدا تعالیٰ کی پناہ مانگیں۔ جو انسان کے سینہ میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ اور وہ جنّوں میں سے ہے اور آدمیوں میں سے[1]۔

لفظ جنّ عربی میں جنّ سے مشتق ہے جسکے معنے ہیں چھپانے یا پردہ ڈالنے کے ہیں۔ ہر ایک وہ چیز جو چھپی ہوئی ہو۔ یا اندھیرے میں مستور ہو۔ اسکو عربی میں

جن کہتے ہیں۔ خواہ وہ کوئی بد رُوح ہو جو دکھائی دیئے بغیر انسان کو بُرائی کی طرف بُلاتی ہے۔ یا کوئی اور ایسی جماعت یا جنس ہو۔ جو ہم سے پوشیدہ ہے۔ قرآن کریم میں جن کا لفظ بہت سے معنوں میں استعمال ہوُا ہے۔ بعض وقت اجنبیوں کو بھی جن کہا گیا ہے۔ کیونکہ عام عربوں کی نگاہوں سے وہ پوشیدہ تھے۔ ہمیں ہر روز بے شمار ان دیکھی چیزوں سے سابقہ پڑتا ہے۔ جو بغیر ہمارے علم کے ہمیں نقصان پہنچاتی ہیں۔ مثال کے طور پر ان بیشمار کیڑوں مکوڑوں کو دیکھئے۔ جو ہوُا کے اندر پائے جاتے ہیں۔ اور گھروں اور اسباب اور فرشوں کے اندر موجود ہیں۔ ان میں سے بہت سے ایسے ہیں۔ جو ہم پر بُرا اثر پیدا کرتے ہیں۔ وہ چھپے ہوئے یا ہماری نظروں سے پوشیدہ ہیں۔ اور اس لحاظ سے وہ سب کے سب جن کہلانے کے مستحق ہیں +

رہی حُوریں جن کو ایسا سمجھا جاتا ہے۔ کہ "جیسے بہت سے آڑو کسی درخت کی شاخوں پر لٹکے ہوئے ہوں۔ اور ایک ایماندار کے مُنہ میں گرنے کے لئے تیار ہوں" (یہ میرے ایک ہموطن کے الفاظ ہیں جو میں نے نقل کئے ہیں) اسبارہ میں بھی میرے ہموطن سخت غلطی میں مبتلا ہیں۔ قرآن کریم میں جن حوروں کا بیان ہے۔ وہ ایسی ہیں۔ جیسی ہماری منگیتر یا نسوانی رشتہ دار جو تمام قسم کی بُرائیوں اور ضرررساں باتوں سے پاک ہونگی۔ گویا وہ ہماری محبوب چیزیں ہیں۔ جو عالم عقبےٰ میں جنت کے اندر ہماری راحت و آرام کا موجب ہونگی۔ لفظ حور کا لفظی ترجمہ ہے۔ سفید۔ پاک۔ بے عیب قرآن کریم میں اُن کی آنکھوں کی خوبصورتی کا ذکر ہم دیکھتے ہیں۔ لیکن ان کی جو کیفیت بیان کی گئی ہے۔ اور اسمیں بتایا گیا ہے۔ کہ بُرائی کی طرف وہ آنکھیں نہیں اُٹھاتیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ اس سے ان کی رُوحانی خوبصورتی مراد ہے نہ کہ جسمانی۔ آنکھوں کا بُرائی کی طرف نہ اُٹھنا دل کی پاکیزگی کو ظاہر کرتا ہے۔ قرآن کریم کے نزدیک بہشت اور دوزخ ہمارے

دل سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ یوم لا ینفع مال ولا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم۔
اس دن نہ کوئی مال و جائداد فائدہ دیگی نہ اولاد کام آئیگی۔ سوائے اسکے
کہ کوئی شخص اللہ کے پاس ایسا دل لے کر آئے۔ جو برائی سے پاک ہو
اس کے علاوہ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ صرف وہی لوگ جو یہاں پیدا ہوئے
ہیں بہشت میں داخل ہونگے۔ اور وہاں کوئی اور افزائش نسل نہ ہوگی
بہشتی زندگی ایک مختلف قسم کی ترقی کے لئے قدم آگے بڑھانے کا ذریعہ
ہوگی۔ نورھم یسعی بین ایدیھم وبایمانھم یقولون ربنا اتمم لنا
نورنا۔ ان کا نور ان کے سامنے اور ان کے دائیں طرف چلیگا۔ اور دعا
کرینگے۔ اے ہمارے رب ہمارے نور کو ہمارے لئے اتمام تک پہنچا دے
بہشتی زندگی کے اس مفہوم کے ہوتے ہوئے جو ہم نے خود قرآن کریم سے لیا ہے
ان غلط خیالات کو قطعی دور کر دینا چاہئے۔ جو مغرب میں عام طور پر قرآنی بہشت
کی طرف منسوب کئے گئے ہیں۔ حوروں کو بیشک ایک خاص علیحدہ جماعت
سمجھا جاسکتا ہے۔ جو بہشتی زندگی میں ہماری خالص روحانی مسرتوں کے اندر
اضافہ کرنے کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ اور جہانتک بچوں کی پیدائش
کا سوال ہے۔ یہ جیسا کہ میں نے اوپر بتایا ہے۔ صرف اس زمینی زندگی
سے تعلق رکھتا ہے۔

عبد اللہ آرچی بالڈ ہملٹن (بارونٹ)

افریقہ میں ترقی اسلام اور پادری صاحبان کی اضطراری

بشپ ناگرلی آف ڈیمارالینڈ نے پورٹ الزبتھ (جنوبی افریقہ)
میں ایک مشنری اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے افریقہ میں اسلام کی حیرت انگیز
ترقی پر خطرۂ عظیم کا اظہار کیا۔

انھوں نے دوران تقریر میں کہا۔ کہ تمام کا تمام شمالی افریقہ مسلمان ہے

اور اب اسلام جنوب کی طرف ترقی کر رہا ہے۔ اب امر تنقیح طلب یہ ہے کہ افریقہ کے اصلی باشندوں کو اسلام کیا پیش کرے گا؟ حقیقت الامر یہ ہے۔ کہ ان باشندگان کو متقی و پرہیزگار بنانے کے لئے اس کے پاس کافی ذخیرہ ہے۔ سب سے اول یہ مذہب انکو متقی و اعتدال پسند بنا دیگا۔ کیونکہ اسلام میں شراب کو چھونا تک جائز نہیں۔ دویم ان پر اخوت و برادری کی اصلی حقیقت منکشف کر دے گا۔ کیونکہ اسلام میں ذات پات۔ رنگ کا کوئی بھی امتیاز نہیں۔ سویم۔ اگر کوئی ہلال کی حمایت میں لڑتا لڑتا شہید ہو جائے۔ تو بہشت میں اجر غیر ممنون کا مستحق ہوگا۔ اگر اس وقت ہم بحیثیت عیسائی اپنے فرض کو ادا کرنے میں کوتاہی کر رہے ہیں۔ تو اسلام بہت جلد ہم کو افریقہ سے بدر کر دیگا"۔

پادری ڈاکٹر ذویمر بھی جنوبی افریقہ میں اس اضطراری کا اظہار جگہ بہ جگہ اپنے لیکچروں میں کر رہا ہے۔ اس کا بیان ہے۔ کہ اس وقت جنوبی افریقہ میں صرف ساٹھ ہزار مسلمان ہیں۔ جو بہت سی قوموں پر مشتمل ہیں۔ اور جن کی بہت سی مساجد ہیں۔ اور جو کہ اپنا مطبع بھی چاہتے ہیں۔

افریقہ میں خط استوا سے اوپر پانچ کروڑ مسلمان ہیں۔ اور خط استوا سے نیچے نوّے لاکھ مسلمانوں کی آبادی ہے۔ بقول پادری ذویمر ورسٹر (جنوبی افریقہ) کے چھوٹے سے قصبہ میں تین مسلم مساجد ہیں۔ اور کیپ ٹون میں بیس سے کم نہیں ہیں۔ کمبرلے۔ ڈربن۔ مارٹزبرگ اور دیگر قصبوں میں دو دو مساجد ہیں۔

ڈربن میں اسلامی نماز ذولو زبان میں طبع ہو چکی ہے۔ اور تمام ملک میں تبلیغی اخبار اور رسائل انگریزی۔ افریقی اور دیسی زبانوں میں کثرت سے مفت تقسیم ہو رہے ہیں"۔

"دی ایڈزرور"

جاوا میں اسلامی جدوجہد

جاوا جوکہ دنیا کے زرخیز ترین ملکوں میں سے ہے۔ جزائر شرق الہند کے تمام جزیروں میں سے زیادہ مشہور ہے۔ گو اتنا بڑا نہیں ہے۔ جتنا کہ بورنیو سماٹرا اور سیلیبس جوکہ اس سے بہت بڑے ہیں۔ جاوا کا رقبہ پچاس ہزار مربع میل ہے یعنی ہالینڈ کے رقبہ سے چار گنا ہے +

جاوا کی آبادی جوکہ روز افزوں ترقی پر ہے۔ ۴۵ لاکھ سے زیادہ خیال کی جاتی ہے۔ جنمیں سے چالیس لاکھ مسلمان ہیں۔ باقی کے یا تو بدھ مذہب ہیں۔ یا کسی رنگ میں بت پرستی کرتے ہیں۔ چند ایک عیسائی بھی ہیں۔ تمام باشندے پرانے مذہب کے پیرو ہیں۔ اور بدھ مذہب بھی ابھی تک رائج ہے +

باشندگان جاوا روز بروز نمایاں ترقی کر رہے ہیں۔ حال ہی میں ایک جماعت انجمن اشاعت اسلام جوکہ محمدیہ کے نام سے موسوم ہے۔ قائم کی گئی ہے۔ جوکہ تسلی بخش کام کر رہی ہے سنہ ۱۹۱۲ء میں بیرو وسط جاوا کے ایک شہر جلجاکرتا . . میں چلی۔ اور جناب کیائی حاجی دعلان مرحوم کی رہنمائی اور دیگر مسلم مشنریوں کی ان تھک کوششوں سے اب بفضل خدا عرصہ ۱۲ سال میں اسکی شاخیں اسی جزیرہ کے ہر حصہ میں اور شرق الہند کے دیگر جزائر میں بھی ہیں۔ وہ جزیرے جیسا کہ ایک ہالینڈ کے مشہور مصنف ملطاطولی نے بیان کیا موتیوں کی لڑی ہیں۔ انجمن مذکورہ اسلام اور عیسائیت کی باہمی تگ و دو میں بہت مفید ثابت ہوئی ہے یہانتک کہ جلجاکرتا کے گرجوں میں حاضری کم ہوتی جاتی ہے۔ برعکس اس کے وہاں کی مساجد میں نمازیوں کی تعداد دن بدن بڑھتی جاتی ہے۔ یہانتک ایک نئی مسجد زیر تعمیر ہے۔ محمدیہ کے قائم کردہ تقریباً چالیس مدرسے اور

چند ایک ہسپتال ہیں +

ایک اور انجمن بنام سری کت اسلام جو کہ ایک مذہبی اور پولٹیکل سوسائٹی ہے - قائم ہو رہی ہے +

ترقی کی اسی تگ و دو میں معلوم ہوتا ہے کہ صیغہ اناث اپنے آپ کو پیچھے رکھنا باعث عار سمجھتا ہے - اور جناب رسول اللہ صلعم کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے گہوارہ یعنی حیات سے لیکر موت تک تحصیل علم میں کوشاں رہو - یہاں کی مستورات بھی اپنے ملک کو چھوڑ کر تحصیل علم کیلئے یورپ میں جاتی ہیں - وہ اصحاب جو کہ اب سے چند سال پیشتر یہاں سے ہو گئے ہیں - اب لیڈی ایڈیٹر - لیڈی ڈاکٹر کو دیکھ کر حیرت زدہ ہو جائینگے - کچھ یہیں تک محدود نہیں - بلکہ وہاں کی عورتیں زندگی کے ہر پہلو میں نمایاں حصہ لیتی نظر آتی ہیں +

ایم - فری من تاش

حصولِ علم - آزادئ رائے - راستبازی

کے لئے

قرآن کریم سے چند منتخبات

ذیل کی چند سطور واضح کرتی ہیں - کہ اسلام کسقدر عقل کا دلدادہ اور اس دنیا میں متلاشیانِ حق کو صراط مستقیم دکھانیوالا ہے +

قرآن کریم ہمیں تحریک کرتا ہے کہ جو کچھ بھی ارض و سموات میں ہے - اسکی ہم تحقیق و تدقیق کریں - اور روزمرہ کی زندگی میں اپنے گرد و پیش کی اشیاء پر غور و تدبر کریں - کلام پاک ہمیں تحریص دلاتا ہے - کہ ہم اقوام سابقہ کا مطالعہ کریں تاکہ ہم حسنات کی پیروی اور سیئات سے بچنے کے قابل ہوں - مثال کے طور

پر قرآن حکیم فرماتا ہے۔ کہ

اولم ینظروا فی ملکوت السموات والارض وما خلق اللہ من شیء۔ ترجمہ۔ اور کیا انہوں نے آسمان اور زمین کی بادشاہت میں غور نہیں کیا۔ اور جو کوئی اللہ نے چیز پیدا کی ہے۔ الاعراف آیت ۱۸۵ +

قل انظروا ماذا فی السموات والارض۔ ترجمہ۔ کہو دیکھو جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ یونس ۱۰۱۔ ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنہار والفلک التی تجری فی البحر بما ینفع الناس وما انزل اللہ من السماء من ماء فاحیا بہ الارض بعد موتہا وبث فیہا من کل دابۃ وتصریف الریح والسحاب المسخر بین السماء والارض لآیت لقوم یعقلون۔ ترجمہ۔ بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے ادل بدل میں اور کشتیوں میں جو سمندر میں لوگونکو نفع پہنچانے کو چلتی ہیں۔ اور پانی میں جو اللہ بادل سے اُتارتا ہے۔ پھر اسکے ساتھ زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے۔ اور اس کے اندر ہر قسم کے جانور پھیلاتا ہے۔ اور ہواؤں کے ہیر پھیر میں اور بادل میں جو آسمان اور زمین کے درمیان کام میں لگایا گیا ہے۔ ان لوگوں کے لئے یقینی نشان ہیں۔ جو عقل سے کام لیتے ہیں۔ البقرہ ۱۶۴ +

وکاین من ایۃ فی السموات والارض یمرون علیہا وھم عنہا معرضون۔ ترجمہ۔ اور آسمانوں اور زمین میں کتنے نشان ہیں۔ جن پر لوگ گزرتے رہتے ہیں۔ اور وہ ان سے منہ پھیرے ہوئے ہوتے ہیں۔ یوسف ۱۰۵ +

اقوام سابق کی تاریخ کے متعلق ہم قرآن کریم میں ذیل کی آیات مطالعہ کرتے ہیں:۔

ولقد اہلکنا من القری وصرفنا الایات لعلھم یرجعون

ترجمہ۔ اور ہم نے انہیں ہلاک کر دیا۔ جو تمہارے اردگرد بستیوں سے ہیں۔ اور ہم آیتوں کو بار بار بیان کرتے ہیں۔ تاکہ وہ رجوع کریں + الاحقاف ۲۷ +

اولم یسیروا فی الارض فینظروا کیف کان عاقبۃ الذین من قبلھم۔ ترجمہ۔ کیا وہ زمین میں چلے پھرے نہیں۔ تا دیکھیں کہ ان کا انجام کیسا ہوا۔ جو ان سے پہلے تھے۔ الروم ۹ +

ثم دمرنا الاخرین ۰ وانکم لتمرون علیھم مصبحین ۰ وبالیل افلا تعقلون ترجمہ۔ پھر دوسروں کو ہم نے ہلاک کر دیا۔ اور یقیناً تم ان پر صبح کے وقت گزرتے ہو۔ اور رات کو تو پھر کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔ الصّٰفٰت ۱۳۶ - ۱۳۷ - ۱۳۸ +

افلم یسیروا فی الارض فتکون لھم قلوب یعقلون بھا او اذان یسمعون بھا۔ ترجمہ۔ تو کیا وہ زمین میں چلے پھرے نہیں۔ تاکہ ان کے لئے دل ہوتے۔ جن سے وہ سمجھتے یا کان ہوتے۔ جن سے وہ سنتے۔ الحج ۴۶

از دیاد علم کی مسلسل طلب کے لئے قرآن پاک فرماتا ہے۔ کہ تم کو بہت ہی قلیل علم دیا گیا ہے۔ اسلئے زیادتی علم کے لئے ہمیشہ جویاں و کوشاں رہو۔

ما اوتیتم من العلم الا قلیلاً۔ ترجمہ۔ اور تم لوگوں کو (اسرار الٰہی میں سے) بس تھوڑا ہی سا علم دیا گیا ہے +

وقل ربّ زدنی علماً۔ اے میرے پروردگار مجھ کو اور علم نصیب کر +

اسی ضمن میں رسالت مآب حضرت نبی کریم صلعم فرماتے ہیں کہ "وہ دن مبارک نہیں جسمیں میرے علم میں زیادتی نہ ہو" +

قرآن کریم نیز ہمیں غلط و جلد بازی سے نتائج مرتب کرنے سے متنبہ کرتا ہے خصوصیت سے جب ہم اپنے ہی نخوت و تکبّر یا راستے عامہ سے گمراہ ہو گئے ہوں +

ولا تقف ما لیس لك به علم ۔ ان السمع والبصر والفواد كل اولٰئك كان عنه مسئولا ۔ ترجمہ ۔ اور اس کے پیچھے نہ لگتا جس کا تجھے علم نہیں ۔ کان اور آنکھ اور دل ان سب سے اس کے متعلق سوال کیا جائیگا ۔ بنی اسرائیل ۳۶ +

وان تطع اکثر من فی الارض یضلوك عن سبیل الله ۔ ان یتبعون الا الظن وان ھم الا یخرصون ۔ ترجمہ ۔ اور اگر تو اکثر ان لوگوں کی بات مانتا چلا جائے ۔ جو زمین میں ہیں ۔ تو وہ تجھے اللہ کی راہ سے گمراہ کردیں ۔ وہ صرف ظن کی پیروی کرتے ہیں ۔ اور وہ محض اٹکل پچو باتیں کرتے ہیں ۔ الانعام ۱۱۷ +

تلاش حق میں ہم کو فروتنی اختیار کرنی چاہیئے +

ساصرف عن اٰیتی الذین یتکبرون فی الارض بغیر الحق وان یروا کل اٰیة لا یومنوا بھا ۔ ترجمہ ۔ میں اپنی آیات سے ان لوگونکو پھیر دونگا ۔ جو زمین میں ناحق تکبر کرتے ہیں ۔ اور اگر وہ ہر ایک نشان بھی دیکھ لیں ۔ تو اس پر ایمان نہ لائیں ۔ الاعراف ۱۴۶ +

افمن کان علی بینة من ربه کمن زین له سوء عمله واتبعوا اھواء ھم ۔ ترجمہ ۔ توکیا وہ شخص جو اپنے ربّ کی طرف سے ایک کھلی دلیل پر (قائم) ہے ۔ اسکی طرح ہوسکتا ہے ۔ جسے اس کا بُرا عمل اچھا معلوم ہوتا ہے ۔ اور وہ اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں ۔ محمد ۱۴ +

افرءیت من اتخذ الٰھه ھواه واضله الله علی علم ۔ ترجمہ ۔ توکیا تو نے دیکھا ۔ جو اپنی خواہش کو اپنا معبود بنالیتا ہے ۔ اور اللہ اسے (اپنے) علم کی بنا پر گمراہ ٹھیراتا ہے ۔ الجاثیة ۲۳ +

ولو اتبع الحق اھواھم لفسدت السمٰوات والارض ومن فیھن

ترجمہ۔ اور اگر حق ان کی خواہشوں کی پیروی کرتا۔ تو آسمان اور زمین اور جو کوئی ان کے اندر ہیں بگڑ جاتے۔ المومنون ۷۱ +

ہمیں اپنے فیصلوں۔ آراء و محاکمہ کی بنیاد قیاسات شبہات اور ظنون پر نہ رکھنی چاہیئے +

وما یتبع اکثرھم الا ظنا۔ ان الظن لا یغنی من الحق شیئا۔ ترجمہ اور ان میں سے اکثر سوائے ظن کے اور کسی چیز کی پیروی نہیں کرتے۔ یقیناً ظن حق کے مقابلہ میں کچھ بھی کام نہیں دیتا۔ یونس ۳۶ +

وقالوا ما ھی الا حیاتنا الدنیا نموت ونحیا وما یھلکنا الا الدھر وما لھم بذالک من علم۔ ان ھم الا یظنون۔ ترجمہ اور کہتے ہیں یہ کچھ نہیں۔ مگر ہماری دنیا کی زندگی ہے۔ ہم مرتے ہیں۔ اور ہم جیتے ہیں۔ اور سوائے زمانہ کے ہمیں کچھ ہلاک نہیں کرتا۔ اور انہیں اس کا کچھ علم نہیں۔ وہ صرف ظن سے کام لیتے ہیں۔ الجاثیہ ۲۴ +

وما لھم بہ من علم۔ ان یتبعون الا الظن۔ وان الظن لا یغنی من الحق شیئا۔ ترجمہ۔ اور انہیں اس کا کوئی علم نہیں۔ وہ صرف ظن کی پیروی کرتے ہیں۔ اور ظن حق کے مقابل کچھ کام نہیں دیتا۔ النجم ۲۸ +

ان یتبعون الا الظن وما تھوی الانفس۔ ترجمہ۔ یہ لوگ صرف ظن کی پیروی کرتے ہیں۔ اور اسکی جو (انکے) نفس چاہتے ہیں۔ النجم ۲۳ +

ہمیں لوگوں تک حق و صداقت پہنچانے کے لئے حکمت و موعظہ حسنہ و شیریں کلامی سے کام لینا چاہیئے +

ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلھم بالتی ھی احسن۔ ان ربک ھو اعلم بمن ضل عن سبیلہ وھو اعلم بالمھتدین۔ ترجمہ۔ اپنے رب کے رستے کیطرف حکمت اور اچھے وعظ سے بلاؤ۔ اور ان کے ساتھ اس طریق سے بحث کرو۔ جو نہایت عمدہ ہو۔ تیرا رب

اُسے خوب جانتا ہے۔ جو اس کے رستہ سے گمراہ ہو۔ اور وہ سیدھی راہ پر چلنے والونکو بھی خوب جانتا ہے النحل ۱۲۵ +

اختلاف آرا کی وجہ سے ہمیں دوسروں سے مجادلہ نہ کرنا چاہیئے جس بات کا ہم کو علم ہے۔ اس سے ہمیں دوسروں کو آگاہ کرنا چاہیئے۔ اور پھر انہیں انکی رائے پر چھوڑ دینا چاہیئے +

فان امنوا بمثل ما امنتم به فقد اهتدوا وان تولوا فانما هم فی شقاق فسیکفیکهم الله ۔ ترجمہ ۔ پس اگر وہ ایمان لائیں اسکی مثل جو تم ایمان لائے۔ تو یقیناً انھوں نے ہدایت پالی ۔ اور اگر پھر جائیں تو وہ صرف مخالفت پر ہیں۔ پس اللہ ہی ان کے مقابلہ میں تیرے لئے کافی ہوگا البقرہ ۔ ۱۳۷ +

فاعرض عن من تولّٰی عن ذکرنا ولم یرد الا الحیوۃ الدنیا ۔ ذالك مبلغهم من العلم ۔ ترجمہ ۔ سو اس سے منہ پھیر لے ۔ جو ہمارے ذکر سے پھر جاتا ہے ۔ اور سوائے دنیا کی زندگی کے اور کچھ نہیں چاہتا ۔ ان کے علم کا منتہا یہی ہے النجم ۲۹ +

ولو شاء الله لجعلکم اُمّة واحدة ولکن یضل من یشاء ویهدی من یشاء ۔ ترجمہ ۔ اور اگر اللہ چاہتا ۔ تو تمہیں ایک ہی گروہ بنا دیتا ۔ لیکن وہ جسے چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے ۔ اور جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے النحل ۹۳ +

نحن اعلم بما یقولون وما انت علیهم بجبار ۔ ترجمہ ۔ ہم خوب جانتے ہیں جو وہ کہتے ہیں ۔ اور تو ان پر مسلّط نہیں +

اگر کار ثواب کیلئے غیر مسلموں میں آپ رسالہ اشاعت اسلام مفت تقسیم کرائیں تو اس صورت میں ۲ روپے چندہ سالانہ ہوگا
مینیجر رسالہ اشاعت اسلام لاہور

ہمارا آیندہ نمبر

ڈبل نمبر ہوگا۔ جس میں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاک حالات ہونگے۔ آپ کے مختلف شعبہائے زندگی کا اس میں تذکرہ ہوگا۔ اور آپ کے "خُلق عظیم" کا آئینہ ہوگا۔ یہ نمبر آپ کے یوم ولادت کے اعزاز میں شائع کیا جائیگا۔ بہت سے اہل قلم حضرات سے استدعا کی گئی ہے۔ کہ اس نمبر کو دلکش بنانے کیلئے ہماری قلمی اعانت فرمائیں۔ یہ نمبر امید ہے۔ کہ نبی کریم صلعم کے قلب مُطہر کے مُطالعہ کیلئے ایک متلاشئ حق کیواسطے کھڑکی کھول دیگا۔ جسمیں آپ کا جمال معنوی و صُوری دلربا و دلفریب شکل میں نظر آنے لگے ٭

رسالہ کی موجودہ ضخامت چونکہ مضامین محولہ بالا کے لئے مکتفی نہیں ہوسکتی۔ اسلئے نومبر دسمبر ۱۹۲۵ء ڈبل نمبر شائع ہوگا ٭

خادم

مینیجر رسالہ اشاعت اسلام عزیز منزل لاہور

ضروری عرضداشت

جن احباب کا چندہ اکتوبر و نومبر ۱۹۲۵ء کے اخیر ختم ہوتا ہی۔ ازراہ کرم سالانہ چندہ مبلغ للعہ پیشگی بذریعہ منی آڈر بنام مینیجر رسالہ ارسال فرماکر ممنون فرمائیں ٭

خادم۔ مینیجر

گوشوارۂ آمد و خرچ

ووکنگ مسلم مشن و اسلامک ریویو لٹریچر فنڈ و تبلیغ اسلام ریزرو فنڈ

دفتر ہندوستان بابت ماہ اگست سنہ ۱۹۲۵ء

تفصیل آمد	نمبر نقشہ	رقم آمد در ہندوستان: پائی	آنہ	روپیہ	تفصیل خرچ	نمبر نقشہ	رقم خرچ در ہندوستان: پائی	آنہ	روپیہ
آمد مشن ...	۱	۶	۱	۴۷۸	خرچ مشن و اسلامک ریویو در ہندوستان	۴	۶	۱۰	۴۷۳۳
آمد اسلامک ریویو ...	۲	۰	۲	۶۵۷					
آمد ریزرو فنڈ و تبلیغ اسلام فنڈ	۳	۰	۰	۰					
میزان	۶	۳		۱۲۳۵			۶	۱۰	۴۷۳۲

دستخط - ڈاکٹر غلام محمد

آنریری فنانشل سکرٹری ووکنگ مسلم مشن عزیز منزل لاہور

نقشہ ۴ تفصیل آمد مشن در ہندوستان بابت ماہ اگست سنہ ۱۹۲۵ء

اسمائے معطی صاحبان	پائی	آنہ	روپیہ
جناب شیخ خدا بخش صاحب ...	۰	۰	۱۰
” مولوی قاضی عبد الصمد صاحب گوری پور میمن سنگھ بنگال	۰	۰	۳
” سید تحسین علی صاحب ” ”	۰	۰	۱
” سید عبد الرحیم ” ” ”	۰	۰	۱
” منہاج الدین صاحب بھٹنڈا ...	۰	۰	۵
واپسی پیشگی حضرت خواجہ کمال الدین صاحب	۶	۷	۱۷۵
واپسی پیشگی از جناب خواجہ نذیر احمد صاحب ...	۰	۲	۱۰۹
جناب عبد العظیم صاحب انجن گاؤں	۰	۰	۱

اسمائے معطی صاحبان	پائی	آنہ	روپیہ
جناب خان بہادر نواب مولا بخش صاحب بہادر لیو	۰	۰	۵۰
حضور نواب رفعت یار جنگ صاحب حیدرآباد دکن	۰	۰	۱۰۵
جناب محمد شفیع صدیقی صاحب ”	۰	۰	۱۵
” فصل الدین احمد صاحب بڑچہ	۰	۰	۵
” مسیح الملک حکیم اجمل خان صاحب دہلی	۰	۰	۵
” عبد الوحید صاحب اجمیر	۰	۰	۱۲
” خدا بخش صاحب لیشادر	۰	۰	۱۰
” صبیح الدین صاحب بہادر گڑھ	۰	۰	۱
” محمد نوز غنی صاحب ...	۰	۰	۵
” بابو اذاب الدین صاحب ...	۰	۰	۲
” بابو صفدر علی صاحب بابت کھال قربانی	۰	۰	۱
” منشی محمد دین صاحب ”	۰	۰	۱

نقشہ نمبر ۱ تفصیل آمد مشن در ہندوستان بابت ماہ اگست ۱۹۲۵ء

اسمائے معطی صاحبان	روپیہ	آنہ	پائی
جناب محمد نو غنی صاحب بابت کھال قربانی	۱	-	۰
از اسٹاک پوسٹل آڈٹ آف مدراس	۷	۰	۰
جناب سید مستو حسین صاحب	۱	۸	۰
" شیخ فتح محمد صاحب راجمندری	۱۰	۰	۰
" شیخ نفضل کریم صاحب پٹ ور	۳		

اسمائے معطی صاحبان	روپیہ	آنہ	پائی
جناب محمد ابراہیم صاحب بھوالی	۲	۰	۰
" محمد احسن صاحب کاکوری لکھنؤ	۱	۰	۰
" تاج الدین صاحب ٹنڈی وتم	۵	۰	۰
" سید احمد حسین صاحب	۵	۰	۰
کل میزان	۵۷۸	۱	۶

نقشہ نمبر ۲ آمد اسلامک ریویو پبلشنگ فنڈ بابت ماہ اگست ۱۹۲۵ء در ہند

اسمائے گرامی معطی صاحبان	روپیہ	آنہ	پائی
مفت تقسیم حضور میجر حمید اللہ خاں صاحب بھوپال	۵۰	۰	۰
" جناب عبد الکریم صاحب پٹنہ	۳۰	-	-

	روپیہ	آنہ	پائی
مفت تقسیم جناب اے کے غزنوی صاحب دیلا انگال	۲۵	۰	۰
قیمت رسالہ اسلامک ریویو	۵۵۲	۲	-
میزان	۶۵۷	۲	۰

نقشہ نمبر ۳ تفصیل خرچ مسلم مشن ووکنگ و اسلامک ریویو پبلشنگ فنڈ دفتر لاہور بابت ماہ اگست ۱۹۲۵ء

	روپیہ	آنہ	پائی
بل نمبر ۶۳ تنخواہ عملہ ماہ جولائی ۱۹۲۵ء	۲۵۳	-	-
بل نمبر ۶۴ الاؤنس اڈیٹر اسلامک ریویو ماہ جولائی ۱۹۲۵ء	۳۰۰	-	-
بل نمبر ۶۵ سفر خرچ حضرت خواجہ کمال از لاہور تا بمبئی بابت روانگی ووکنگ (انگلستان)	۱۴۸	۵	۶
بل نمبر ۶۶ " مسٹر ڈائرکٹر از لاہور تا ڈلہوزی بابت مشورہ کے پریذیڈنٹ صاحب انجمن	۱۰۹	۲	۰
بل نمبر ۶۷ متفرق اخراجات سفر از لاہور تا بمبئی حضرت خواجہ صاحب بوقت روانگی ووکنگ	۲۷	-	-
بل نمبر ۶۸ امپریسٹ پیشگی برائے اخراجات حضرت خواجہ صاحب ووکنگ روانہ کیا گیا	۲۶۶۲	۸	۰
بل نمبر ۶۹ الاؤنس بہاولپور مشنری از یکم مئی ۱۹۲۵ء لغایت جولائی ۱۹۲۵ء تین ماہ	۷۵۰	۰	-
بل نمبر ۷۰ ترقی سفیر مشن از جون ۱۹۲۵ء لغایت جولائی ۱۹۲۵ء دو ماہ	۳۴	-	-
بل نمبر ۷۱ سفر خرچ سفیر مشن خلیفہ عبد المجید صاحب از لاہور تا علیگڈھ مع واپسی لاہور۔ ٹکٹ انٹر از لاہور علیگڈھ ۸/۱۲ ٹکٹ انٹر از علیگڈھ تا دہلی ۳/۲ ٹکٹ از دہلی تا بمبئی ۵/۳۲ قلی سامان اتارنے کیلئے ۴/ کرایہ گاڑی گھر سے اسٹیشن تک ۴/ قلی ریلوے اسٹیشن ۳/ ٹکٹ ریلوے از بمبئی تا دہلی ۵/۳۲ قلی دہلی اسٹیشن ۴/ کرایہ ٹانگہ اسٹیشن سے مکان تک ۱۲/ دہلی سے روانگی لاہور۔ کرایہ ٹانگہ و قلی ۱۰/ ٹکٹ از دہلی تا لاہور ۱۱/۱۲ قلی لاہور اسٹیشن ۴/ کرایہ ٹانگہ لاہور سے گھر تک ۱۰/ خوراک ۲۵/۶ سے ۲۵/۷ ۸ تک بحساب فی یوم ۱۲/ ۵/۱۵	۱۰۹	۷	۰
بل نمبر ۷۲ سفر خرچ خلیفہ عبد المجید صاحب سفیر لاہور تا بہاولپور۔ لاہور سے کرایہ ٹانگہ اسٹیشن ۱۰/ قلی لاہور ۳/ ٹکٹ انٹر بہاولپور ۶/ قلی بہاولپور ۳/ کرایہ گھوڑا گاڑی مکان تک ۸/ روانگی بہاولپور سے قلی ۳/ ٹکٹ انٹر لاہور تک ۶/ قلی لاہور ۳/ کرایہ تانگہ تک ۲۳ جولائی لغایت ۳۱ جولائی فی یوم ۱۲/ بابت خوراک	۲۱	۴	۰
بل نمبر ۷۳ حق تصنیف ترجمۃ القرآن انگریزی	۳۱۷	۱۲	۰
میزان	۴۷۳۲	۱۰	۶

تصنیفات حضرت خواجہ کمال الدین صاحب بی اے ایل ایل بی مبلغ اسلام

ام الالسنہ

معروف بہ

زندہ و کامل زبان

یہ کتاب بالکل جدید تصنیف ہے اور جدید مضمون پر لکھی گئی ہے اپنی نوع کی یہ پہلی کتاب اردو انگریزی لٹریچر میں لکھی گئی ہے اسمیں یہ دکھایا گیا ہے۔ کہ عربی الہامی زبان ہے۔ اور کل دنیا کی زبانیں اس سے نکلی ہیں۔ اور ابتدا میں سب ملکوں کے آباو اجداد عربی الاصل تھے۔ یہ کتاب دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ قیمت ۱۲ /

مقصد مذہب

یہ وہ معرکتہ الآرا لیکچر ہے۔ جو حضرت خواجہ صاحب نے لاہور کی مذہبی کانفرنس میں پڑھا۔ اس کانفرنس میں عیسائی سناتنی۔ آریہ سماجی۔ برہمو سماجی اور بہت سے مذاہب کے نمایندوں نے اپنے اپنے لیکچر پڑھے۔ اس لیکچر کی خوبی پڑھنے سے عیاں ہوتی ہے۔ قیمت ۳ / +

مذہب محبت

اس میں فاضل مصنف نے براہین قاطعہ کے ساتھ یہ ثابت کیا ہے۔ کہ صرف اسلام ہی ایک مذہب ہے۔ جو زمین پر صلح امن۔ آشتی۔ محبت۔ پیار۔ یکجہتی کامیابی کے ساتھ قائم کر سکتا ہے + قیمت صرف ۷ /

مطالعہ اسلام

مصنفہ حضرت خواجہ کمال الدین صاحب
مبلغ اسلام امام مسجد ووکنگ

اس کتاب میں امنت باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالیٰ والبعث بعد الموت کی نہایت فلسفیانہ اور محققانہ تفسیر کی گئی ہے۔ نیز پانچ ارکان اسلام۔ کلمۂ طیبہ۔ حج۔ روزہ۔ نماز زکوٰۃ پر فلسفیانہ روشنی ڈالی ہے + بلا جلد ۱۲ / مجلد عمہ /

خطبات عربیہ

یہ وہ معرکتہ الآرا خطبے ہیں جو حضرت خواجہ صاحب نے اپنے قیام لندن میں ناآشنایان اسلام کو اسلام سے معرف کرانے اور ان پر حقانیت اسلام متحقق کرانے کیلئے انگلستان کے مختلف مقامات پر انگریزی زبان میں دیئے۔ بعض احباب کی خواہش پر اردو میں ترجمہ کئے گئے ہیں۔ مکمل سٹ بلا جلد ۱۲ / مجلد عہ /

ذرات عالم کا مذہب

اس میں مصنف نے دکھایا ہے۔ کہ سائنس اور مذہب کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ روح کی پیدائش اور اس کے خواص مسئلہ ارتقاء انسانی۔ کفارہ پر ایمان ابھی ہتک ہے۔ قیمت ۸ /

یسوع کی الوہیت

اور

اسکی انسانیت پر ایک نظر

فاضل مصنف نے الوہیت مسیح۔ کفارہ۔ معجزات مسیح۔ بدی کی حقیقت الغرض وہ مسائل جو عیسائیت سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان سب کی براہین قاطعہ سے تردید کی ہے +

قیمت ... ۴ /

ینابیع المسیحیت

یہ کتاب اپنی نوعیت میں بالکل نئی ہے۔ اس میں دکھایا گیا ہے۔ کہ مروجہ اصول و حکایات مسیح کو جناب مسیح سے کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ مسیحی دین کی ہر ایک بات سورج پرستی اور مسیح سے پہلے کی بت پرستی سے لی گئی ہے۔ اس کتاب کا ہر صفحہ نئے انکشافات اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ منکشف شدہ حالات حیرت افزا اور سنسنی خیز ہیں۔ جن سے گردو پیش عیسائی بیخبر ہیں۔ اور جن کے پڑھنے سے وہ اپنے مسلمات سے پر قائم نہیں رہ سکتے +

قیمت بلا جلد عہ / مجلد ۱۲ /

اسلام

اور

علوم جدید

اس میں فاضل مصنف نے واضح طور سے بیان کیا ہے کہ قرآن ہی ایک کتاب ہے جس نے لطیف حقائق اور باریک مسائل سمجھانے کیلئے صحیفہ قدرت اور اسکے مظاہر کیطرف انسان کو متوجہ کیا ہے

قیمت ... ۴ /

المشتہر — منیجر مسلم بک سوسائٹی [illegible]

تصنیفات حضرت خواجہ کمال الدین صاحب بی۔اے۔ایل ایل۔بی مبلغ اسلام و امام مسجد ووکنگ (انگلستان)

رازِ حیات یا انجیلِ عمل

اس کتاب میں فاضل مصنف نے یہ دکھایا ہے کہ مذہب کو روزانہ زندگی میں دخل ہے۔ ایمان کی ترقی بھی اعمال سے ہوتی ہے۔ قوت و دولت و حشمت جاہ و جلال مرفع الحالی کا راز قوت عمل میں ہی مضمر ہے۔ جس طرح کہ باغ کی تروتازگی و نشوونما پانی سے ہوتی ہے۔ اسی طرح زندگی کا راز قوت عمل میں پنہاں ہے۔ یہ کتاب تمام ہندوستان میں مقبول ہو گئی ہے۔ قیمت بیجلد عہ مجلد عہ

توحید فی الاسلام

فاضل مصنف نے اس کتاب میں ضروریات زمانہ کے مطابق مسلمانوں کے ہر شعبۂ زندگی پر روشنی ڈالی ہے۔ اسمیں بیان کیا گیا ہے۔ کہ روح توحید ہی تہذیب و تمدن کی جان ہے۔ اسی سے اخلاق فاضلہ کی آبیاری ہوتی ہے یہی علوم جدیدہ کی محرک حکمت و فضیلت کی مولد اور جمہوریت کی جان ہے۔ توحید سے ہی حقوق انسانی کی حفاظت ہوتی ہے۔ قیمت بلا جلد عہ / مجلد عہ

ضرورتِ الہام

فی زمانہ تعلیمیافتہ اصحاب وحی اور الہام کے وجود سے انکاری ہیں۔ اس حالت میں وہ کسی مذہب کو خدا کی طرف سے ماننے پر تیار نہیں ہوتے۔ اس کتاب میں سائنٹیفک طریق پر اور علمی دلائل سے بتایا گیا ہے۔ کہ الہام کی انسان کو ضرورت ہے اور الہامی مذہب آیا ہے۔ بلا جلد ۱۲ / مجلد عہ

سلکِ مروارید

یہ ان زبردست معرکۃ الآرا لیکچروں کا اردو مجموعہ ہے جو حضرت خواجہ صاحب نے ۱۹۱۱ء سے لیکر ۱۹۲۳ء تک مذہبی کانفرنسوں میں مختلف مقاماتِ دنیا میں انگریزی زبان میں دیئے۔ انہیں دیگر مذاہب کے مقابل اسلام کی حقانیت کرنے کیلئے مختلف عنوانوں کے ماتحت اسلام پر لیکچر دیئے گئے ہیں۔ حضرت خواجہ صاحب کے تمام مذہبی لٹریچر کا نچوڑ ہے + بلا جلد عہ مجلد عہ

اسلام میں کوئی فرقہ نہیں

اس کتاب میں فاضل مصنف نے عقلی و نقلی دلائل سے ثابت کیا ہے۔ کہ اسلام میں کوئی فرقہ نہیں اور سب تمام نہاد فرقوں کے اصول ایک ہیں فقط فروعی اختلافات آپس میں ہیں۔ اور تمام مسلمانوں کو یکجہتی سے کام کرنے کی تلقین کی ہے +
قیمت ۱۴ / مجلد عہ

صلائے نصرت اہلِ ہمت

یہ ایک فارسی نظم ہے جسمیں واقعات حاضرہ پر قرآنی آیات اور احادیث نبوی سے اشاعت اسلام کی اہمیت مسلمانوں پر واضح کیگئی ہے
قیمت بلا جلد ۴ /

مکالماتِ ملیہ

یعنی وہ گفتگوئیں یا بحثیں جو حضرت خواجہ صاحب اور دیگر مذاہب کے رہنمایان کے درمیان مختلف مقامات پر ہوئیں۔ اسمیں جمع کی گئی ہیں۔ یہ مکالمات مبلغین اسلام اور دیگر مسلم اصحاب جن کو مخالفین اسلام سے بحث کرنی پڑتی ہے ان کے لئے مفید ہیں +
قیمت بیجلد ۱۳ / مجلد عہ

اُسوۂ حسنہ

معروف بہ

زندہ و کامل نبی

قیمت ۸ / مجلد ۱۴ /

اسمیں آنحضرت صلعم کا کامل نمونہ بحیثیت انسان کامل پیش کیا گیا ہے۔ یہ کتاب مقبولیت عامہ حاصل کر چکی ہے۔ اس کو پڑھ کر ماننے کے سوا چارہ نہیں رہتا۔ کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اور اگر کوئی کامل نبی ہو سکتا ہے تو وہ آپ ہی کی ذات ہے بلا قیمت ۸ / مجلد ۱۴ /

براہینِ نیرہ حصہ اول

معروف بہ

زندہ و کامل الہام

قیمت ۱۲ / مجلد عہ

اسمیں یہ دکھایا گیا ہے کہ قرآن ایک خاتم اور ناطق الہامی کتاب ہے جسمیں تہذیب و تمدن کے کل قوانین موجود ہیں۔ اس ضمن میں مصنف نے ایک حکیمانہ بحث میں موجودہ تہذیب پر تنقیدی نگاہ ڈالی ہے کل مذاہب دیگر کے عقائد اور اصولوں پر نہایت منطقیانہ بحث کی ہے۔ قیمت ۱۲ / مجلد عہ

المشتہر مینجر مسلم بک سوسائٹی۔ عزیز منزل لاہور (پنجاب)

مسلم پریس بھاٹی دروازہ میں منشی محمد لطیف خان کے اہتمام سے چھپوا کر خواجہ عبد الغنی مینجر سالہ اشاعت اسلام نے عزیز منزل لاہور سے شائع کیا۔